

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 4 مارچ 2017ء، بھطابیں 4 جادی الثانی 1438 ہجری، بروز ہفتہ بوقت سہ پہر 4 بجکر 35 منٹ پر زیر صدارت میڈم راحیلہ حید خان ڈرانی، اپنکر بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کونسل میں منعقد ہوا۔  
میڈم اپنکر۔ السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

﴿پارہ نمبر ساسورہ آل عمران آیات نمبر ۳۰ ق۳۲﴾

ترجمہ: جس دن موجود پالے گا ہر شخص جو کچھ بھی کی ہے اُس نے نیکی اپنے سامنے اور جو کچھ بھی کی ہے اُس نے رُائی، اُرزو کر لیا کہ مجھ میں اور اُس میں فرق پڑ جائے دُور کا، اور اللہ ڈرata ہے تم کو اپنے سے، اور اللہ بہت مہربان ہے بندوں پر۔ ٹوکہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو، تاکہ محبت کرے تم سے اللہ اور بخش دے گناہ تمہارے اور اللہ بخشے والا مہربان ہے۔ ٹوکہہ حکم مانو اللہ کا اور رسول ﷺ کا پھر اگر اعراض کریں تو اللہ کو محبت نہیں ہے کافروں سے۔ صدق اللہ العظیم۔

میڈم اپیکر۔ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔** سیکرٹری اسٹبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔  
رخصت کی درخواستیں۔

جناب رحمت اللہ جل جلالہ (سیکرٹری اسٹبلی)۔ شیخ جعفر خان مندوہ نیل صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ  
موصوف نجی مصروفیات کی بنابر آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔  
میڈم اپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسٹبلی۔ جناب عبدالجید اچنڈی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنابر آج کی نشست سے رخصت  
منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسٹبلی۔ نوابزادہ طارق مگسی نے جعل مگسی میں ہونے کی بنابر آج اور سات ماہی مارچ کی نشتوں سے  
رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔  
میڈم اپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسٹبلی۔ میر جان محمد جمالی صاحب نے نجی مصروفیات کی بنابر آج اور سات ماہی مارچ کی نشتوں سے  
رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

میڈم اپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔  
سیکرٹری اسٹبلی۔ رحمت صاحب بلوچ نے نجی مصروفیات کی بنابر آج کی اجلاس سے رخصت منظور کرنے کی  
درخواست کی ہے۔

میڈم اپیکر۔ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟۔ رخصت منظور ہوئی۔ مجلس برحقہ ملازمتہائے و  
عمومی نظم و نسق بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پرو سیکیوریشن و انسانی حقوق کا دورہ بلوچستان ہاؤس اسلام  
آباد، کراچی کی بابت کمیٹی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا۔ جیسیکر میں مجلس برحقہ ملازمتہائے اور عمومی نظم و نسق  
بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پرو سیکیوریشن و انسانی حقوق دورہ بلوچستان ہاؤس اسلام آباد، کراچی کی  
بابت کمیٹی کی رپورٹ پیش کریں۔

جناب ولیم جان برکت۔ شکریہ میڈم اپیکر صاحبہ، میں ولیم جان برکت جیسیکر میں مجلس برحقہ ملازمتہائے  
و عمومی نظم و نسق، بین الصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور پرو سیکیوریشن و انسانی حقوق کا دورہ بلوچستان ہاؤس اسلام  
آباد اور کراچی کی بابت کمیٹی کی رپورٹ کو ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

میڈم اپیکر۔ رپورٹ پیش ہوئی، چیئرمین مجلس برمحکمہ ملازمتھاے و عمومی نظم و نتیجے میں اصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پروگریشن و انسانی حقوق دورہ بلوچستان ہاؤس اسلام اباد اور کراچی کے متعلق آگئی تحریک پیش کریں۔

جناب ولیم جان برکت۔ میں ولیم جان برکت چیئرمین مجلس برمحکمہ ملازمتھاے و عمومی نظم و نتیجے میں اصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پروگریشن و انسانی حقوق تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ہاؤس اسلام اباد اور کراچی کی روپورٹ کو کمپنی کی سفارشات کے بھوجب منظور کیا جائے؟۔

میڈم اپیکر۔ تحریک پیش ہوئی، یا مجلس برمحکمہ ملازمتھاے و عمومی نظم و نتیجے میں اصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پروگریشن و انسانی حقوق کی سفارشات کو منظور کیا جائے؟ جی ڈاکٹر حامد اچھزی صاحب۔

ڈاکٹر حامد خان اچھزی (وزیر محکمہ منصوبہ بنندی و ترقیات)۔ بڑی مہربانی آپ کی اس میں کچھ کمی بیشی ہے تو اگر وہ کمی بیشی پوری کی جائے۔

میڈم اپیکر۔ ڈاکٹر صاحب آپ اگر انہی تجویز دینا چاہتے ہیں کیونکہ آج تحریک پیش ہو گئی ہے تو آپ اگر ابھی کوئی تجویز دینا چاہتے ہیں تو وہ اس میں ڈال لیں گے تاکہ یہ کافی عرصے سے یہ منسلک ہے اور کافی دیر ہو گئی ہے تو آج اسے منظور کروالیں اور بعد میں دوبارہ سفارشات آپ دے سکتے ہیں۔

وزیر منصوبہ بنندی و ترقیات۔ سفارشت ہم دے سکتے ہیں۔

میڈم اپیکر۔ جی ہاں اس میں دے سکتے ہے اس میں انکلوڈ بعده میں کی جاسکتی ہے۔ تو آپ سے پوچھا جا رہا ہے کہ ان سفارشات کو منظور کیا جائے ہاوس سے؟ تحریک منظور ہوئی۔ مجلس برمحکمہ ملازمتھاے و عمومی نظم و نتیجے، میں اصوبائی رابطہ قانون و پارلیمانی امور، پروگریشن و انسانی حقوق کی سفارشات کو منظور کیا جاتا ہے۔

مورخہ دو مارچ 2017ء کی نشست میں، جی عارف صدیقہ صاحبہ۔

محترم عارف صدیق۔ شکریہ میڈم اپیکر قاضی سیف اللہ میں ایک خزانہ افسر کو نیچھا گیا ہے جس کی وجہ وہ تین مہینے سے کام بند پڑئے ہوئے ہیں تمام ترقیاتی اور غیر ترقیاتی تو اس حوالے سے بیکرڑی صاحب کو بھی بار بار کہا گیا مولانا صاحب نے بھی میرے خیال سے کہا ہے اور نواب صاحب نے بھی شکایت کی ہے لیکن ڈی جی صاحب نہیں مان رہے ہیں اگر بھی حال رہا تو ہمارا ترقیاتی فنڈ جو ہے وہ پس ہو جائے گا اس لیے میری آپ سے گزارش ہے کہ خزانہ افسر کو جلد سے جلد تبدیل کیا جائے۔

میڈم اپیکر۔ آپ کا point آگیا ہے اور متعلقہ جو بے انہوں نے سن بھی لیا ہوگا انشاء اللہ۔ مورخہ 02

مارچ 2017ء کی نسٹت میں باضافہ اور کلپ شدہ تحریک انوانبر 1 اور 3 پر دو گھنٹے عام بحث، جی بحث کا آغاز کون کریں گے، مصوومہ حیات صاحب، اور جو میر بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں kindly اپنے نام مجھے بھیجیں دیں۔

محترمہ مصوومہ حیات۔ شکریہ محترمہ اپنے ایک صاحب کیونکہ جو تحریک دونوں طرف سے پیش کی گئی تھی میرے خیال میں وہ بہت اہم نویجت کی حالت تھی اور آج میں آپ کے سامنے اس پر کہو گی کہ پنجاب نے ایک بار پشتون و میں ہونے کا ثبوت دیدیا اور ان لوگوں نے ہمارے پشتون بھائیوں جس بجا میں رکھنا اور نا حق ان کو گرفتار کرنا تو میں ان کی شدید افلاط میں مدد کرتی ہوں۔ اور پشتونوں پر دن دھڑڑے ظلم و دھرانا ان کے زندگی عرصہ دارز سے تنگ کیا جا رہا ہے ان کو تعلیم سے محروم رکھا جا رہا ہے اور آخر میں، میں صرف یہ کہوں گا کہ پشتونوں کا قصور کیا ہے صرف اتنا کہ وہ لوگ پشتون ہے اور ان کی واڑی کو نہ بنا یا جا رہا ہے تو کبھی ان کے پیو اور پیڑی کو اگر بھی حال رہا تو میرے خیال میں کہ یہ بہت غلط رخ پر چلا جائیگا اور میں نے اس دن نوٹس بھی دیا تھا کہ ایز اپنے کر جب منظور صاحب چیز کر رہے تھے کیونکہ تم لوگ یہاں پار پانچ دن توبحث کرتے رہیے لیکن اس کا کوئی لائل نہیں ہو گا تو میرے خیال میں کہ اس جلد نوٹس لیا جائے میرے خیال 2014ء میں اور 2015ء قرار داد بھی پیش ہوئی تھی اس کے باوجود بھی ہم لوگوں نے اس پر بات کی تھی جس پر ابھی تک کوئی بھی عمل نہیں ہوا تو میرے میرے خیال میں کہ پنجاب کو اپنارو یہ بدلنا چاہیے۔ اور اس کے ساتھ ہی ان لوگوں پشتونوں کا جتنا بھی برداشت ہے وہ ختم ہو رہا ہے ان کو نہیں ازمانہ چاہیے اگر ایسے اگر پشتون قوم صرف آج سے آباد نہیں ہے تو پھر کچھ بھی نہیں رہیا اور اس کے حوالے سے میں یہ کہو گی کہ یہ پشتون قوم صرف آج سے آباد نہیں ہے یا اگر دیکھا جایا تو پاکستان بننے سے پہلے یہ وہاں پر آباد تھے اور پاکستان بعد میں بنا تھا تو میں آئمبلی کے تو سط سے چاہو گی کہ آپ لوگ اس پر جلد از جلد نوٹس لیں تاکہ وہ پشتون قوم اپنے روزگار کر سکیں اور سکون سے اپنا کام کر سکیں اور اس کے علاوہ جو بہت افسوس کی بات میں اس فلور پر کہنا چاہوں گا وہ یہ کہ تم ختنی بھی قربانیاں دیں چاہیے پاکستان بننے سے پہلے یا پاکستان بننے کے بعد ابھی تک ہم سچے پاکستانی ہونے کی ثبوت مانگا جا رہا ہے تو یہ بہت افسوس کی بات ہے اور پھر نوٹس لیا جائے شکریہ thank you،

میڈم اپنے۔ جی عبدالرحیم زیارت اول صاحب، آپ کا نام آیا ہے اور کسی کا نام نہیں آیا ہے۔

جناب عبدالرحیم زیارت اول (وزیر مکملہ تعلیم)۔ شکریہ میڈم اپنے۔

میڈم اپنے۔ رحیم زیارت اول صاحب مفتی گلاب صاحب کا بھی نام آیا ہے ان کو پہلے دیدیوں موقوع۔

وزیر مکملہ تعلیم۔ آپ کی مرضی ہے۔

میدم اپنکر۔ جی مختی گاب صاحب آپ please۔

**مفتی گلب خان کا کڑ۔** شکر یہ میدم اپنکر اس میں میری تجویز یہ ہے میدم اپنکر کہ اس کو متفقہ قرارداد کی شکل میں لایا جائے اور آسمی سے پاس کرو اکر پنجاب پولیس کی جو یہ غنڈہ گردی ہے اور غنڈہ گردی کو بالکل مکمل طور پر اس کی نہادت کی جائے یہ دیکھا یا یہ امتیازی سلوک پنجاب میں، میں خود رہا ہوں۔ وہاں میں نے سبق پڑھا ہے تقریباً لا ہو، فیصل آباد ان سب میں ہم گھومنے پھرئے ہیں وہاں جو یہ رو یہ ہے یہ ایجنسی سے نہیں ہے پرانا رو یہ ہے لیکن ایجنسی کچھ ہائی لائسٹ ہوا۔ اس وجہ سے لوگوں کے توجہ کامرز بنا اس میں یہ ہے میدم اپنکر کہ جب ایک بندے کو ٹشٹنیش ملتی ہے پاکستان کی پھر اس سے صرف شناختی کارڈ چیک کرنا لازمی ہے اگر اس کے پاس شناختی کارڈ ہے اور یہ بھی اور نجکل پھر بھی اس کو اس طرح تنگ کرنا جیسے آپ کوئی دہشت کو پکڑتے ہیں۔ اور اس کو گھستیتے ہیں۔ یا کچھی اس پولیس والے ایک ہی بندے پر اکھتے ہو کر کے اس کو مارتے ہیں۔ اور گھستیتے ہیں۔ پورے بازار میں بھرے بازار میں تو ہم صحیح ہیں۔ کہ یہ رو یہ جو ہے یہ پاکستان کو ریاست کو تقسیم کرنے کی ایک سمازش ہے اور یہاں لوگوں میں پھر نفرت پہلیں جاتی ہے اور ہم صحیح ہیں۔ کہ پاکستانیت ہماری پیچان ہے یہ فیدریشن ہے ہم پاکستان کو تحریک کرنا چاہتے ہیں۔ تو کیا پاکستان کے تحدیکنے کے لیے یہ جو رو یہ پھر چل گا پاکستان کو تقسیم کرنے کی سب سے جو ہے پہلے شرعاً و ایک جیسی ہے اور ہم صحیح ہیں۔ کہ اس سے پھر خانہ جنگی پیدا ہو سکتی ہے۔ لہذا ہم جو دنیا میں جاتے ہیں ہم کہتے ہیں۔ کہ میں پاکستانی ہوں میرے پاس پاسپورٹ پاکستانی ہے میرے پاس جو شناختی کارڈ ہے وہ پاکستانی ہے لہذا اس کی بنیاد پر ہم دنیا میں جانے پہچانے جاتے ہیں۔ تو اس لیے ضروری ہے کہ اس پاکستانی برقاء اور سالمیت کے لیے یہ جو رو یہ ہے یہ رو یہ ناقابل برداشت ہے بلکہ اس کی ہم پھر پور نہ مرت کرتے ہیں۔ اور وہ وزیر اعلیٰ ہے ہم بھی خادم اعلیٰ کہتے ہیں۔ اور پورے پنجاب کی عوام بلکہ پورے پاکستان میں اس کے متعلق اواز یہ ہے کہ یہ خادم اعلیٰ ہے اور یہ خادم عوام ہے وہ وہاں پنجاب میں ایک چھوٹے سے جھوٹا واقعہ جو پیش آتا ہے تو پنجاب میں وہ فوری طور پر نوٹ لیتا ہے کہ یہ واقعہ کیوں ہوا اذ خود نوٹ لیتا ہے لیکن خیبر پختونخوا آسمی سے قرارداد پاس ہوئی اور یہاں بوجتان آسمی میں یہ زیر بحث ہے اس طرح ہر طرف سے اخبارات میں میدیا میں آوازیں اٹھتی ہیں۔ لیکن ایجنسی تک اس نے نوٹ نہیں لیا ہے ہم چاہتے ہیں وہ فوری طور پر اس کا نوٹ لیں سینٹ نے بھی پاس کر دیا ہے لیکن اس پر جو خاطر خواہ اقدامات اٹھانی پا ہیے تھی۔ وہ اقدامات ایجنسی تک اس نے نہیں اٹھائیے تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی ہدایت کے مطابق ہوتا ہے اور یہ امتیازی سلوک کیوں پشوں قوم کے ساتھ ہوتا ہے وہاں کوئی اور قوم نہیں ہے لیکن اس بات کا پیچہ سب کوئے کہ دہشت گرد کوں پالتے ہیں۔ کون ان

کوئی نینگ دیتے ہیں اور اس کے استاد ہے کون کہاں سے پیدا ہوتے ہیں کہاں سمجھتے جاتے ہیں۔ یہ ان سب کو پتہ ہے کہ کوئی پشتوں نہیں ہے اس میں شامل کوئی پشتوں نہیں کوئی پشتوں دشمنوں نہیں پشتوں کو اگر دشمنوں نے بناتے ہیں تو وہ لوگ ہیں۔ جو پنجاب کے ول میں بیٹھتے ہیں۔ جو پنجاب پر قابض ہیں۔ وہ لوگ پشتوں ٹریریست بن کر دوسرا امیریاں سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم چاہتے ہیں۔ کہ پشتوں نہ ٹریریست ہے نہ پشتوں دشمن ہے نہ یہ دید کہا جائے بلکہ جب ایک واقعہ ہوتا ہے تو اس کی آڑ میں وہاں جو پشتوں کا رو بار کرتے ہیں۔ تو ان کو دونوں ہاتھوں سے یہ پنجاب کے پولیس لوٹتے ہیں۔ ان کو گرفتار کر کے ان سے پیسے بھی وصول کرتے ہیں بھتھی بھی وصول کرتے ہیں مارتے بھی ہیں میں نے خود اپنے آنکھوں سے وہاں کی تھانوں کی صورتحال دیکھا ہے لہذا وہ ظلم دنیا میں کسی کو نہ میں ہوتا جو پنجاب کے تھانوں میں ہوتا ہے لہذا ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ پنجاب کا ذریعہ اعلیٰ فوری طور پر اس کا نوٹ لیں اور جو افراد اس میں ملوث ہے جو بھی انہیں ملوث ہے ان کو فوری طور پر محظل کر کے اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ شکر یہ میدم اپیکر۔

میدم اپیکر۔ ڈاکٹر حامد اچنزا صاحب۔

وزیر محکم منصوبہ بنندی و ترقیات۔ میدم اپیکر اشکر یا آپ کا کہ اس اہم موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ ابھی میں اسمبلی آرہاتھا تو دو تین چیزوں والوں نے یہ کرکٹ کے فائل پر comments کرنے کو کہا۔ میں نے کہا ”بھائی! ہم ایک طرف خوشیاں منا رہے ہیں، دوسری طرف ہم بقول معزز مبرز یہ رہے کہ، خون کے آنسو بہار ہے ہیں۔“ وہ لوگ جن کیلئے اتنے بڑے دشوق کے ساتھ انتظامات ہو رہے ہیں۔ ایک پشاور زمیان ہے، دوسرے کوئینکا ہے۔ تو ان کے آباداً چادا کے ساتھ، ان کی گھر کے خواتین کے ساتھ ان کے رشتہ داروں کے ساتھ اور ان کے رشتہ دار، بلوچستان کے پشتوں، بلوچ اور خیبر پختونخوا کے پشتوں کے ساتھ، انکی تذلیل، عمل ہو رہا ہے کہ بغیر کسی discrimination کے، بس آپ پشتو بولتے ہیں۔ آپ کی داڑھی ہے، آپ کا گپڑی ہے، ان کو تھانوں میں ٹھونٹا۔ ان کی تفصیک کرنا، ان سے بھتہ لینا، ان سے پیسے لینا۔ تو کیا پشتوں افغان ملت اس ملک کے باشی نہیں ہیں؟۔ ہم تو دعوے سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ کروڑ پنجاب ایک انگریز کا قبر نہیں دکھاتے ہیں کہ آزادی کے اتنے بڑے جنگ میں اُس نے انگریز کو قتل کیا ہو۔ نکوئی پنجابی کا قبر بتا سکتے ہیں۔ کہ اس پنجابی کو انگریز نے شہید کیا ہے۔ جبکہ ہم نے اپنے ہر ایک ایک پھر، ایک ایک گھر، ایک ایک لگنی گوچوں میں انگریز کے ساتھ اپنے اگر لاکھوں نہیں ہزاروں انگریز مارے گئے۔ ہزاروں پشتوں شہید ہوئے۔ تو اس کا ہمیں یہ معاملہ رہا ہے، یہ صلح ہمیں مل رہا ہے۔ ہمیں اپنی دھرتی سے ہمیں محبت ہے۔ خواہ وہ جدھر بھی ہو، بر صغیر کا حصہ تھا، ہم نے

اپنی سر بازی کی۔ افغانستان کا حصہ تھا ہم نے اپنا پھرنا ڈالا۔ اور ابھی پاکستان میں بھی ہم اس اپنی وہترتی کی دفاع نہیں جھوکیں گے ”جو شریک سفر نہیں تھے۔ (منزل انہیں ملی جو شریک سفر نہیں تھے) جتاب اپاکستان کے تین چار بار ڈر زیں، جس پر ہم trade کرتے ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں۔ لیکن ہندوستان کے ساتھ آئے دن، ہیرات، ہردن ہم منتہ رہتے ہیں۔ کہ ہمارے اتنے بندوں کو قتل کیا گیا ہے، ہم تو کوئی کیا گیا ہے، بارڈر سے فائزگ کی اور پیٹہ نہیں کیا کیا راگ الاپ رہے ہیں۔ لیکن اُسکے ساتھ بگلہ دلش کہتا ہے، اُس نے الگ کیا۔ اور وہ خوبیجی مانتے ہیں۔ اور ہماری دو تین جنگیں ہوئیں۔ اُوھر چونکہ پنجاب کا trade ہے۔ واگہ بارڈر پر چونکہ پنجابی تاجر اور ہندوستانی تاجر کو نقصان ہو رہا ہے۔ وہ بارڈر یہ لوگ نہیں بند کریں گے۔ کراچی میں ایم کیوائیم کے دھنسکرو گرفتار کیے گئے ہیں۔ کوئی کہتا ہے میں نے 15 قتل کیے ہیں۔ کوئی کہتا ہے 18 قتل کیے ہیں۔ مانتے ہیں۔ جب گھر گھر تلاشی میں دھنسکرو۔ وہ والا trade بند نہیں کریں گے۔ یہ اچھی بات ہے کیوں بند کریں؟۔ اگر بند کرنا ہے تو سب کو بند کریں۔ ابھی ہمارا دشمن ایسا لگ رہا ہے کہ افغانستان کو declare کر رہے ہیں۔ افغانستان کو اگر دشمن declare کریں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سارے افغان کو اپنادشمن بنا رہے ہیں۔ ہم وہ حق سے کہتے ہیں۔ کہ بولان سے چڑال تک جو افغان ہیں۔ ہم جو پاکستانی شہری ہیں۔ ن کی وہ احاسات نہیں ہیں۔ افغانستان کے متعلق جو پنجاب کے ہیں۔ ہم نہ پنجاب کو اپنادشمن کہتے ہیں۔ نہ افغانستان کو کبھی کہیں گے۔ بلکہ یہ ہماری اپنی رائے ہے کہ بارڈر کھلے ہوں۔ trade ہو، تجارت ہو۔ عدم مداخلت ہو۔ ہم اس بات کی حمایت کرتے ہیں۔ پاکستان اپنے بمسایوں میں مداخلت نہ کریں۔ اور ہمارے بھائے ہمارے ملک میں مداخلت نہ کریں۔ اس پالیسی کے ہم خلاف ہیں۔ ہم اندو نیشاواں نے کہا کہ ہمارے billions of dollars کا trade ہے آسٹریلیا کے ساتھ، ملائیشیا کے ساتھ، نیوزی لینڈ کے ساتھ۔ ہم جب باہر تھے ہم پی ایڈڈی اور فافس کے delegation ہم جب باہر لگے ہمارا اپنے بھائے کے ساتھ اپنے تعلقات کو drager drawn ہیں۔ دشمنیاں ہیں۔ مارد ہاڑ ہیں۔ اور اس پالیسی کے نتیجے میں یہ dictatorial regimes کے 60 سال کے نتیجے میں ملک میں بکالی نہیں ہے لوڈ شید نگ ہیں۔ minus-Nine، Minus-Ten temperature میں ہم اپنا گیس نہیں دے سکتے ہیں۔ زیارت، کانز، توہہ اچکنی، فلات اور اوپر سے غربت کی لکیر سے ہم 80 فیصد لکیر کے نیچے ہیں۔ اور بد امنی، تو اس پالیسی کو بدل دینا چاہیے۔ بمسایوں کے ساتھ نہ صرف یہ ہے کہ اپنے تعلقات ہوں۔ بلکہ اُنکے ساتھ prosperous relation ہوں تاکہ ہم بھی دوسرے ملکوں کی طرح prosperity ہو۔ یعنی دنیا کی ہر

بدکاری میں illegal میں پاکستان سب سے آگے ہیں۔ اس کو بھی about-turn history کریں کہ پاکستان کا ڈنیس نظر، repeat اپاکستان کا ڈنیس نظر یہ کہتا ہے کہ یہ تین مہینے ساڑھے تین مہینے جو پریم کورٹ کی تصحیح ہو رہی تھی پاریمیت تصحیح ہو رہی تھی ناقہ کانے ہو رہے تھے۔ پرانم نظر کی وہ ہو رہی تھی۔ اس کے پیچے فلاں ریٹائرڈ جزل ISI کا۔ اور فلاں ریٹائرڈ جزل۔ اُس کوئی دوستہ پہلے اُس سے اندر یو میں پوچھا ”کہ جھائی یہ آپ نے کیا کہا؟“۔ اُس نے کہا am still strict to my statement۔ جب آپ جمہوریت کو آگے نہیں چلے دیں گے۔ آپ ادھر امن نہیں دیں گے۔ پاریمیت کی احترام نہیں کریں گے۔ پریم کورٹ کا احترام نہیں کریں گے۔ اپنے اداروں کا۔ یعنی ڈی آئی جی کو دھالیاں لیویشن پر، ڈی ایس پی کو دھالیا کر اُس کی تلاشی ہو رہی ہے۔ یہ کون تھے؟۔ دوسرا میڈم اپیکٹر! پہنچیں، میں کوشش کروں گا کہ آپ مان جائیں۔ کشمیر کے غازی۔ جنہوں نے کشمیر فتح کیا۔ جون 1947ء، 1948ء، 1950ء کے دھایوں سے آزاد کشمیر میں رہ رہے ہیں۔ اُن بیچاروں کو نوٹس دیا گیا ”کہ خالی کرو۔ دشمنگرد ہو، دکانیں بند کرو۔“ دکانیں اُن کی seal کی۔ اُن کی یہ thanks to the اُس کے کشمیر کا صدر آیا تھا۔ گورنر صاحب کا مہمان تھا۔ تو انہوں نے یہ request کی اُسکو ”کہ جھائی! یہ غازیوں کا تو احترام کرو؟“۔ پھر اُس نے جا کر مہربانی کی کشمیر کے غازیوں کو تو اگر یہ طریقے ہے۔ دوسرا request آپ سے یہ ہے کہ دشمنگرد، دہشت گرد ہے۔ نہ کوئی اچھا دشمنگرد ہے نہ بُرا دشمنگرد ہے۔ اگر طالب ایک جگہ دشمنگرد ہے دوسرا جگہ اچھا طالب ہے، یہ پالیسی ہم کو پہنچیں کہاں لے کر جائیگی۔ اگر پٹھانی یا بلوچ mother یا بیوہ ہوتی ہیں یا تینی ہوتی ہیں تو اُس کے خلاف اتنا رخصی نہیں ہوتا ہے۔ پیشک جس بھی بہانے کریں۔ شیعہ، سنتی کی بہانے کریں۔ مسلمان نہ مسلمان کی بہانے کریں۔ مجاہد نہ مجاہد۔ بھائی! جب پٹھان پٹھانی کو بیوہ کریں۔ اور پٹھان پٹھان کو تینیں کریں۔ وہ غازی اور مجاہد۔ اور یہ بہت بڑی بات ہے۔ بہت بڑی بات ہے ہم اُسکو endorse نہیں کرتے ہیں۔ جب پنجاب میں ہوتا پھر ہاہا ابھی دشمنگردی ہو رہی ہیں۔ بھائی! دشمنگردی across the board declare کرنا چاہیے۔ یہ جو ہے یہ نفرتوں کو حجم دے گی۔ یہ ایک دوسرے سے دُوری کو حجم دے گی۔ اس میں شک نہیں ہے کہ پاکستان میں پہلی مرتبہ ایک پنجاب کی لیڈر شپ ballot سے آ کر حکومت کر رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ اُسکو بھی حکومت کرنے نہیں دیتے ہیں۔ ان طریقوں سے اُن کو بدنام کرتے ہیں۔

میڈم اپنکر۔ ڈاکٹر صاحب! آپ conclude کریں کیونکہ آپ کو دو منٹ ہو گئے ہیں۔  
وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات۔ request for just two minutes۔  
میڈم اپنکر۔ جی

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات۔ اُس دن بھی میں نے کہا یہ بگلہ دیش میں یہی حرکتیں ہو رہی تھیں۔ یہ تو بہ اچکزئی میں تبینہ کر اس ایک جگہ ہے۔ وہ بندی سے لوگ، وہ بندی تخصیل سے جب لکھتے ہیں چمن جاتے ہیں۔  
قائم عبداللہ جاتے ہیں۔ پیشیں جاتے ہیں۔ تو ایک بد بخت صوبیدار ہے یا جو کچھ بھی ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ ادھر آگے افغانستان ہے۔ حالانکہ ادھر سے تخصیل وہ بندی پڑا ہوا ہے۔ ہر گاڑی کو۔ بیشک اُس میں جہنمذی ہو، سبزی ہو، دکان کا سامان ہوں، یا ادھر سے یہ دو دو۔ تین تین سالوں سے یہ پیلک ٹرانسپورٹ کی گاڑیاں۔ گاڑیاں لیکر ان بیچاروں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تبینہ کر اس کا height ہو ہے وہ 8 ہزار فٹ، 9 ہزار فٹ ہے۔ minus 4-5 رات کو ہوتا ہے۔ وہاں قریب کوئی گاڑی بھی نہیں ہے۔ بس ان بیچاروں کو ادھر چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ غیر انسانی عمل کب تک ہو گا؟۔ اور اپنے شہریوں کے ساتھ ہو گا؟۔ ہم یہ categorically کہتے ہیں کہ ہم نہ اس موقف کے ہیں کہ افغانستان کے شہریوں کو شناختی کا رہ ڈو۔ البتہ ان کو مہاجر کا رہ ڈو۔ تاکہ وہ ندوٹ میں حصہ لے سکیں نہ مردم شماری میں اُس کو گنا جاسکیں۔ میں کتاب تو نہیں لایا ہوں۔ میں کتاب سے ثابت کر کے لاتا ہوں کرتل امام جو اللہ کو پیارا ہو گیا۔ فلاں کرتل کہتا ہے ”کہ ہم نے 8 ہزار trained کیے مجاہد بھی، 80 ہزار documents پر سفر کیے۔“ وہ کن trained کیے؟۔ کہ ہم نے 8 ہزار کیا انہوں نے؟۔ بھائی! آپ already ان کو شناختی کا رہ ڈے دیے ہیں۔ ابھی وہ بیچارے بیروز گار ہیں۔ اُن بیروز گاروں کا مداوا کرو۔ ہر ایک نے جتنے زیادہ پیے دے دیے، اُسکو، دشمن کا کام دشمنکر دی ہے۔  
پنجاب سامنے آوے، سندھ سامنے آوے، بلوچ و طن سامنے آوے، پشتون و طن۔ یہ پوری پالیسی کو U-turn کرنا ہو گا۔ پھر یہ ہم دامان کے اسیں کر کے، دو جنگ عظیم ہوئے، کروڑوں لوگ مارے گئے۔ ابھی میڈرڈ میں کار میں بیٹھ کر سفر کرتے کرتے جرمی، فرانس، انگلینڈ فلاں فلاں genevil countries آتے ہیں ابھی تو اتنا پور پیش بھی آتے ہیں، نہ کوئی بارڈر ہے نہ کوئی پاسپورٹ۔ ہم بیچارے پنجاب، وہیے کیسے جاتے ہیں۔ یہ ادھر اس صوبے میں ہر گھر کو، دروازہ کھٹکھاتے ہیں ”کہ نکالو شناختی کا رہ۔ نکالو فلاناں۔ کہ رہ سے آئے ہو؟۔“ بھائی! پشتون اور بلوچ بیچارے نہ افغانوں کو لانے میں متفق تھے بلکہ ہم اس کے خلاف تھے۔ اس کو فساد

سمجھ رہے تھے۔ نہ ان کے جانے میں ہمارا اختیار ہے۔ کیوں خواجواہ ایک دوسرے کے، ہم یہی کہہ رہے ہیں کہ بھائی! جو ادارے ان کو لائے ہیں، جن معاملوں کے تحت یہ لوگ آئے ہیں۔ اُس میں پنجاب کی حکمرانوں کا مرضی تھی وہ XX نے اس کو arrange کیا تھا۔ تو ان معاملوں کے تحت بٹھا کر۔  
میڈم اپیکر۔ یا الفاظ حذف کردیں۔

وزیر حکومت منصوبہ بندی و ترقیات۔ Last sentence۔ جس طرح دنیا میں مہاجر ایک ملک سے دوسرے ملک نقل مکانی کر گئے ہیں۔ اُسی اصولوں کے تحت انکو haji deal کیا جائے۔ لیکن نہیں کہ ہر افغان کو۔ چندی گڑھ کا پنجابی، پنجابی ہے۔ ہر یانہ کا پنجابی، پنجابی ہے۔ لاہور کا پنجابی، پنجابی ہے۔ لیکن کونہ، پشاور اور کابل میں ابھی آپ اپنے آپ کو افغان نہیں کہہ سکتے ہیں۔ یہ کہاں کا ڈرامہ ہے؟۔ یہ اس ملک کے تقضان میں ہو گا۔ اس ملک میں تقسیم کا باعث بنے گا۔ ہم request کرتے ہیں کہ اسکو rectify کیا جائے۔ بڑی مہربانی۔  
میڈم اپیکر۔ جی پرس علی۔

پرس احمد علی احمدزی۔ شکریہ میڈم اپیکر۔ جس طرح یہ تحریک اتو اکو convert کر کے کلپ کر کے اور آج باقاعدہ ہم اس پر بحث کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ لسیلڈ میں کبھی کچھ دایے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ جس سے ہماری جو پرانی سیٹل پشتوں آبادی ہے۔ انکو بڑا صدمہ پہنچا ہے۔ میں اپنے حلے میں تھا جب یہ پکڑ دھکڑہ شروع ہوئی۔ اور تقریباً ستر سے اتنی افراد کو پکڑا گیا۔ اور جس طرح اُس روز یہ اجلاس میں بتایا گیا کہ ان میں سے کچھ لوگوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ لیکن کل رات تک بھی میری جو ان پشتوں برادری کے لوگوں سے بات ہوئی ہے۔ اب تقریباً تیس سے چینتیس لوگ اب تک وہ custody میں ہے۔ اور یہ پشتوں آبادی وہ آبادی ہے کہ اگر تمام اراکین ماشاء اللہ واقف ہو گئے جغرافیہ سے۔ جب ہم یہ لد کی طرف جاتے ہیں کہ جو ہمارے ناکہ کھارڈی کے right کی طرف کچھ پشتوں آبادی وہاں منتظر ہے۔ اور وہ کافی عرصے سے ہیں۔ تقریباً چالیس سال ہو گئے انکو تو وہ لکڑیاں جلا کر وہ کوئلہ بنتے ہیں۔ اس طرح یہ بھی ہوئی ہے لسیلڈ۔ اب جب ہم نے معلوم کیا تو کہا کہ یہ "رو الفساد" 2 پریشن کا حصہ ہے۔ جس طرح میڈم اپیکر! اذ کر کیا کہ پاکستان ایک فیڈرل اسٹیٹ ہے۔ اور اس کے نیچے ہم سب اکائیاں ہیں۔ تمام یونیٹس مل کر ایک گلب میں جس طرح تمام پھول ملکر جو ہے گذستہ بنتے ہیں۔ اسی طرح پاکستان کی یہ تمام یونیٹس مل کر ایک اسٹیٹ کو تشکیل دیتی ہے۔ رو الفساد اپنی جگہ پر۔ بلکہ اپنا نہ ہو کہ اس فساد کو رد کرنے کا جو آپریشن ہے خود رو الفساد کی بجائے ایک فساد بن جائے۔ یہ بڑا sensitive issue ہے۔

☆بحکم میڈم اسپیکر xx xx xx xx غیر پارلیمانی الفاظ کارروائی سے حذف کر دینے گئے۔

ہے۔ یہ تمیں دیکھنا پاہیے۔ غور کرنا پاہیے۔ ہماری آپشuron برادری جو ہے۔ یہ کل کے درکشاپ میں بھی ایک متنی آیا۔ سو شل میڈیا میں کافی چلا۔ اور وہ دیکھ کر تو مجھے بڑی پریشانی ہوئی۔ اس میں اگر آپ کی نظر سے گزر رہا ہو میدم اپنیکر صاحب! کہ اس میں انہمن تاجر ان پنجاب سے وہ آئی تھی۔ اور اس میں باقاعدہ نیچے لکھا تھا کہ کوئی کچھہ اٹھانے والا یاریزی لگانے والا یا جی۔ وہ جو ہے اگر پنجابی نہیں ہے اور اگر پٹھان ہے تو اس پر غور کیا جائے دیکھا جائے۔ تو مطلب اس طرح کی چیزیں یعنی۔ اور یہ بڑی ایک دلخراش کرتی ہے۔ اور ہماری جو ہے کسی بھی ایک قوم کو جو ہے وہ آپریشن اپنی جگہ پر ہو۔ لیکن اس طرح کی چیزوں سے تمیں دریغ رہنا پاہیے۔ کہ جس سے نفرتیں جنم لیں۔ یہ وقت نہیں ہے کہ جس میں ہم نفرتوں کو اجاگر کریں یا پروان چڑھائیں۔ یہ وقت ہے کہ جہاں محبت کا پیغام دیں۔ وہ شست گردی پاکستان یقیناً اس سے جو ہے وہ بہت effect ہوا ہے۔ اب وہشت گرد جو ہے وہ ہر قوم میں ہو سکتے ہیں۔ ہر طرح کی bland ہو کر آ سکتے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خاص طور پر ایک نارگٹ ہو اور وہ چیز ہوں۔ اس طرح تو یہ تمیں سمجھتا ہوں کہ یہ آپریشن یہ چیزیں جو ہے وہ بڑی ineffective ہو جائیں گے۔ غیر موثر ہو جائیں گے۔ اٹھارہ سو بیالیس کامیں آج یہاں ایک واقع بتانا چاہتا ہوں کہ جب انگریز کے ڈاکٹر ٹائم برائیز رو احادیک شخص رہ گیا تھا پوری اپنی فورس کے اندر۔ اور یہ تقریباً اس سے پندرہ ہزار کی british troop تھیں کہ جو پلان بنارہے تھے۔ کہ ہم کابل جو جا کر فتح کریں گے۔ اور یہ troop میں سے واحد یہ ایک شخص ڈاکٹر جورہ گیا ولیم برائیز ہر۔ اور آج بھی لندن ٹریٹ گیلری میں اسکی تصویر نمایاں ہے۔ تو پشتوں برادری کی جو بہادری کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ پوری دنیا کے سامنے ہے۔ (ڈیکٹ بجائے گئے)۔ اور انہوں نے نہ اپنی dietary پر کسی طرح کی کوئی compromise کیا ہے۔ نہ کسی قسم کی ایجمنی پر کوئی compromise کیا ہے۔ ابھی بھی وقت ہے کہ جو تمام اسٹیٹ ہولڈرز جو ہیں۔ وہ اس چیز کو دیکھیں آپریشن اپنی جگہ پر۔ لیکن نارگٹ کر کے پشتوں برادری کو جو ہے۔ اور تمیں آج اس فلور آف دی ہاؤس سے کہ کل رات کو کبھی میری بات ہوئی ہے۔۔۔ انتظامیہ سے۔ جو افراد پشتوں برادری تمیں، چالیس سال سے لے سیلے میں رہ رہے ہیں۔ انکو کپڑوں ڈھکڑ کر کے لیکر جا کر کے نوٹکی کے بارڈر پر چھوڑ دینا۔ اور آپ یہ سوچیں کہ وہاں کی خواتین کتنی ڈسٹرپ ہو گئیں۔ سوائے خواتین کو چھوڑ کر انکے مردوں کو لیکر جا کر بارڈر پر چھوڑ دینا۔ اسکا کوئی mechanism ہونا چاہیے۔ کوئی طریقہ ہونا چاہیے۔ گورنمنٹ کی طرف سے نشر انہیں یہ مطلب وضاحت کریں کہ آخر یہ سارے آپریشن اپاٹنک کیوں ہوئے؟ ہم تمام اسٹیٹ ہولڈر ہیں۔ میں پی ایم ایل (ن) سے belong کرتا ہوں۔ ہمارے یہ تمام coalition

یہاں موجود ہیں۔ کیا ان آپریشن کو شروع ہونے سے پہلے ہمیں partners on board لیا گیا؟ ہمیں بتایا گیا کہ یہ ردا فساد کا آپریشن جا رہا ہے۔ سیلہ میں ہم آپریشن کرنے جا رہے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ کو دوست گرد جو ہے وہ ملک سے باہر کرنے تو اُس کا ایک mechanism بنایا جائے۔ ایک طریقہ کار بنا یا جائے۔ یہ پنجاب میں جو کچھ ہورہا ہے۔ سیلہ میں جو کچھ ہورہا ہے۔ ایک طریقہ کار سے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ملک فلٹر ہو دوست گروں سے۔ لیکن اس طرح کہ اچانک ایسا اپریشن کر کے پرانی آبادیوں کو جو ہے۔ چالیس سال سے جو ہاں رہ رہے ہیں ہمارے سیلہ میں۔ انکو ناگز کر کے اور سب کو اٹھا کر لے جا کر بارڈ پر۔ یہ نفرتوں کو جنم دیتا ہے۔ لہذا یہ وقت آپکا ہے کہ ہم اب تمام اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ بیٹھ کر یہ چیز کا تین کریں کہ منتشر نہیں ہمارے بگٹی صاحب جو ہے وہ اس پر ایک اپناروں پلے کریں کہ آخر یہ پکڑ دھکڑیہ سارے چیزیں جو ہے وہ بند ہوئی چاہیے۔ اور ایک ایسا ممتنع جانا چاہیے کہ جس میں جو ہے۔ جس طرح کی ڈاکٹر حامد صاحب نے کہا کہ یہ بہت important ہے۔ کہ جس میں ہم ان چیزوں کو نوور سے دیکھیں۔ یہ ردا فساد کا آپریشن اپنی جگہ پر۔ لیکن یہ بہت ہی ایک sensitive issue ہے۔ یہ ایک معاملہ ہے ہمارے پشتوں برادری کا۔ جس طرح پنجاب میں پکڑ دھکڑ ہو رہی ہیں۔ باقی ہمارے سیلہ میں جو ہوئی ہے۔ اس چیز کو روکنا چاہیے۔ اس چیز کو ایک باقاعدہ پلان سے ہونا چاہیے۔ میں نے جب پوچھا اُن سے کہ جی یہ ردا فساد میں آپ یہ ان پرانی آبادیوں کو کیوں اٹھا رہے ہیں۔ تو مجھے بتایا گیا کہ جی اس میں جو ہے A.I.A اور نادرا جو ہے ملکہ ہمیں رپورٹ دے رہیں ہیں کہ یہ لوگ جو ہے وہ ملک کے باشندے نہیں ہیں۔ اگر کسی نے اپنی ڈاکٹر میشن نہیں بنائے ہیں یا بنانے لے جا رہے ہیں۔ تو وہ ایک الگ issue ہے۔ دوست گرد بھی ایک الگ issue ہے۔ بے شک دوست گروں کو کچڑا جائے۔ دوست گروں کو باہر کیا جائے۔ لیکن اگر کسی نے اپنا کارڈ فرض کر لیجئے نہیں بنایا ہے۔ ایک غریب آبادی جو رہ رہا ہے سے۔ وہ دوست گروں نہیں ہوا۔ ہو سکتا ہے اُس نے اپنا کارڈ نہ بنایا۔ documentation نہ ہو۔ لیکن اُس کو لیکر بارڈ پر جھوڑ دینا یہ میں سمجھتا ہوں کہ ایک نہایت ہی بلکہ unorganized ہوئے ہیں۔ یہ آپریشن کیا جا رہا ہے۔ اس کو بہتر طریقے سے کیا جائے۔ اور بلوچستان میں اور یہ جو اکارہم پشتوں برادری کو لگا ہے۔ یہ زخم جو ہے اسکا بھی پُر کرنے کی ضرورت ہے۔ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ایک بہتر ممتنع دینے کی ضرورت ہے۔ Thank you

میڈم اپسٹرکٹ۔ عبدالرحمٰن کھیڑان صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیڑان۔ شکریہ میڈم اپسٹرکٹ۔ تحریک القاء جو ہمارے پاس دو آئیں ہیں۔ یہ بنیادی

طور پر یہ صرف پشتوں کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ میں نے آپکے چھپیر میں بھی میں نے گزارش کی تھی کہ یہ پنجاب میں بوجختان کا جو بھی چاہتے وہ پشتوں ہے بلوچ ہے یا یہاں آباد جو بھی قبائل ہیں۔ جب وہ پنجاب کے حدود میں داخل ہوتا ہے تو وہ وہاں پھر میر صاحب نہیں ہوتا ہے۔ صرف اور صرف ایک لفظ اسکے ساتھ add کر دیا جاتا ہے پنجابی اُس کے ساتھ add کرتے تھے خان صاحب۔ تو خانی میں ہم سب آجاتے ہیں پھر۔ چاہے وہ کھیتر ان ہے کوئی لہڑی ہے کوئی اچکنی ہے کوئی کاٹڑ ہے۔ وہ سب کے خان صاحب ہوتے ہیں۔ اور انکو پھر ٹریٹ کیا جاتا ہے کہ جیسے ایک انسان کے جسم میں اینٹی باڈی ایک میڈیکل ٹرن ہوتی ہے۔ اینٹی باڈی جس کو وہ جسم قبول ہی نہیں کرتا ہے۔ ہمارے جراشیم قبول ہی نہیں کرتے ہیں۔ اُس کو اُس طریقے سے ٹریٹ کیا جاتا ہے۔ چاہے وہ ہمارا patient ہو یا ہمارے اس میں جا رہا ہو یا ہمارا ٹمودٹ ہو۔ اس سے پہلے بھی جب ہم پڑھتے تھے میڈم اپسکر! ہم یونیورسٹی ٹور پر گئے۔ مہمان مہمان ہوتا ہے چاہے وہ سرکا قاتل بھی ہو۔ تو ہمیں انہوں نے بڑے ہال میں بسترے ڈاؤکے دیئے۔ انہوں نے کہا جو سلوک تھا ہمارے ساتھ۔ پھر مطلب tease کیا۔ شکر ہے تو اتنا یک physically تو اتنا یک دو ہمارے بچوں کو کوئی تھپڑ پڑے۔ پھر ہم نے اس کا بدله لیا تھا یہ نیورٹی میں۔ پھر ان کا ایک ٹور آیا ہوا تھا ہم بھی پھر پنجابی ان گئے تھے۔ پھر انکو اس طریقہ پر اٹھا کر لے گئے۔ میڈم اپسکر! یہ پاکستان ہمارا ہے۔ کسی کے باپ کا نہیں ہے۔ میں du apologize کہوں گا۔ اس پاکستان کی بنیادوں میں ہمارے اکابرین کا خون ہے۔ (نجم اپسکر ان الفاظ کو کارروائی سے حزف کیا گیا۔

میڈم اپسکر۔ غیر پارلیمانی الفاظ کو کارروائی سے حزف کیا جائے۔

سردار عبدالرحمن کھیتر ان۔ علی گڑھ سے لیکر ہمارے بڑوں نے اس ملک کو، اس قائدِ اعظم کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر جو قربانیاں دی ہیں وہ تاریخ میں نہیں دہراتا چاہتا ہوں۔ میں پہلے درج کا ہوں۔ میڈم اپسکر! میرے فاضل دوست پرس علی نے کہا کہ لسلیہ میں ایک آدھ واقع ہوا ہوگا۔ ضرور ہوا ہوگا بارڈر پر ہے۔ بنیادی جو victimization ہوتی ہے وہ پنجاب میں ہوتی ہے۔ ہمارے لوگ چاہے وہ پشتوں ہے بلوچ ہے۔ وہاں جاتے ہیں۔ کوئی قالین بیچ رہا ہے۔ کوئی برتن بیچ رہا ہے۔ کوئی کپڑے کا کام کر رہا ہے۔ اور انکے ساتھ جورو یہ ہے۔ خاص کر میں ادھر ذکر کروں گا کہ نااہل اور نفیسیاتی مریض کا۔ یہ نفیسیاتی مریض پہلے تو اس بوجختان پر نازل کیا گیا مشائق سکھیر اکی صورت میں آئی جی پولیس کو۔ اُس کے دور میں یہ red area جس کو آپ پہ نہیں کس نام سے جو ایک مخصوص آپ کا area ہے۔ یہاں دھماکے ہوئے۔ سمبل جیسے لوگ شہید ہوئے۔ اس نااہل افسر کی وجہ سے۔ اُس کی خدمات کو کہہ کتنا بڑا دھشت گرد ہے۔ کیا سلسلہ ہے۔ اسکو

پنجاب میں بٹھا کر وہاں یہی کارروائیاں کرائی گئی اور کراپی جا رہی ہے۔ میڈم اپیکر! اسکا بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ یہ اب ایسی پی کا قصور تھا۔ یہ اسلحہ سمنگ میں، مال خانے سے اس نے سرکاری اسلحہ نکال لیا۔ اور پرانا سلمہ ڈال کر یہ پیچ کر کھا گیا۔ اس کا فیملی بیک گراؤنڈ یہ ہے کہ یہ ناکام ترین شخص ہے۔ پہلی بیوی سے ایک بچہ ہوا۔ اسکو چھوڑ دیا۔ دوسرا بیوی چھوڑ دی۔

میڈم اپیکر۔ یہ personal comments ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیڑان۔ نہیں میں اسکی personal بات کر رہا ہوں۔

میڈم اپیکر۔ نا نا! آپ نہیں کہہ سکتے۔ نہیں discuss آپ personal life کسی کے پر please۔

سردار عبدالرحمٰن کھیڑان۔ یہاں میڈم اپیکر! جب تک اس نے پادر پار دیواری کا تقدس پا مال کیا۔ آپ وہاں پنجاب میں جیسے ہی یہ گیا۔ ماذل ناؤں کا واقع ہوا۔ اُس کے بعد آپ کے سامنے ہے کہ کون کو نسے والقات ہوئے چوٹو گینگ سے لیکر۔ وہی اسکی جو ٹیم ادھرا کا ساتھ دے رہی تھی۔ وہ اُس ٹیم کو لے گیا۔ اور وہ پچھلے دونوں وہ ٹیم کو لند میں اُس نے مروا دیا۔ مبین تھا دوسرے تھے۔ میڈم اپیکر! یہ دھرتی ہماری ہے۔ ہم اس ملک کے باشندے ہیں۔ ہمیں پاکستانی ہونے پر فخر ہے۔ لیکن جو روایہ اپنائے جا رہے ہیں۔ اُس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ جی ہم پاکستانی نہیں ہے بلکہ پاکستانی صرف P سے پاکستان۔ P سے پنجاب ہے۔ ہمارا کوئی اس میں کو رہنی نہیں ہے۔ ہم اس ملک کے باشندے نہیں ہے۔ آج ہمارے لوگ کے ساتھ اس بلوچستان کے۔ کے پی کے لوگوں کے ساتھ جو روایہ پنجاب میں اپنایا جا رہا ہے میڈم اپیکر۔ ہمارے دوستوں نے سیر حاصل اُس پر بحث کی ہے۔ میڈم اپیکر! وہ شست گرد کس قوم میں نہیں ہے؟ پنجابی طالبان۔ پنجاب میں جتنی وارداتیں ہوتیں ہیں ایک میئنے میں۔ بلوچستان میں اور کے پی کے میں وہ دو سال میں نہیں ہوتیں ہیں۔ اس چیز کو بنیاد بنا کر میڈم اپیکر! ایک مخصوص لوگوں کا استھان۔ انکو تارگٹ کرنا یہ کہاں کا انصاف ہے؟

جناب فضل اللہ زیرے۔ پوانچٹ آف آرڈر میڈم اپیکر۔ official gallery میں کوئی آفسر آپ کا

نہیں ہے۔ یہ بحث ہم کر رہے ہیں۔ تو kindly آپ بھی کر لیں اور ان کو حاضر کر دیں۔

میڈم اپیکر۔ میں نے انھیں باقاعدہ اطلاع بھی دی ہے written میں بھی بھیجا ہے اور فون بھی کیا ہے۔

جناب فضل اللہ زیرے۔ تو بھی دوبارہ ہاؤس سے کر دیں کہ ہاؤس میں یہ ہوا ہے۔ ابھی آپ دیکھیں کتنی

افسوں کی بات ہے یہ ایوان ہے۔ عوام کی منتخب ایوان ہے، اتنا بڑا معزز ایوان ہے اور یہاں جو ہے آپ کے

گلری میں کوئی آفیسر موجود نہیں ہے۔

میڈم اپیکر۔ جی ان کا اطلاع دے دی گئی ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ میڈم اپیکر! میرے فاضل دوست نے بہت اچھی بات کی ہے۔ ہماری حالت یہ ہے کہ ہم یہاں قراردادیں پیش کرتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی کہا ہے آج بھی گزارش کرونا کہ باہر کی قراردادوں کا جو شر ہوگا۔ یہ ایک صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا کیا تعرف ہے۔ یہ کون ہے۔ آپ چلے جائیں آپ گلری خالی کر دیں ہم بانی کریں۔ آپ کی ضرورت نہیں ہے۔

میڈم اپیکر۔ سردار صاحب آپ ایسے نہیں کہہ سکتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ نہیں میڈم۔ اس سے زیادہ استحقاق ہمارا کیا مجرود ہو گا۔ کہ آپ کی روشنگ ہے۔ میں نے ادھر احتجاج کیا۔ فاضل دوست نے کہا۔ تمام دوستوں نے گزارش کی۔ آپ کے سکرٹری آپ کو نہیں پوچھتے تو ہم کیوں گلہ کریں۔ مرکز کا۔ چوبدری شارکا کیوں گلہ وہ خادم اعلیٰ کا کیوں گلہ کریں کہ ہماری اپنی حالت یہ ہے۔

میڈم اپیکر۔ دیکھیں جو کہی matter آتا ہے ہم آتا ہے ہم letter لکھتے ہیں اور آپ لوگ منتظر ہیں آپ لوگ اپنے سکرٹریز کو پابند کریں کہ وہ attend کریں وہاں۔ secretariat of it is not Speaker Assembly یہ آپ لوگوں کے تمام ڈپارٹمنٹس کو جاتا ہے۔ آپ لوگوں کو جانتے ہیں کہ آپ لوگوں کو انھیں پابند کریں کہ آج اجلاس ہے اور وہ اس میں تشریف لائیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ میڈم اپیکر! آپ پرانی پارلینمنٹریں ہے آپ کے اختیارات ہم سے آپ بہتر سمجھتی ہیں۔ آپ کا یہ 14.15 سال ہو گئے اس میں آپ house کے پاس power ہے۔ یہ 65 کا نسبت ایوان ہے۔ آپ کے چیز کے نچھے بیٹھ کے یہ ایک روز کے تحت چلتا ہے۔ کیا ہم یہ سمجھے کہ اپیکر کی کرسی اتنی کمزور ہو گئی کہ سکرٹریوں کو پابند نہیں کر سکتی کہ وہ official gallery میں بیٹھے اور یہاں کیا کارروائی ہو رہی ہے۔ اس کے بارے میں یہ کریں۔ میڈم اپیکر آپ ہم سے بہت بہتر سمجھتی ہیں اگر آپ پہلی دفعہ اس پارلیمان میں آئی ہوتی تو ہم کہتے ہیں۔ کہ جی ہم پرانے لوگ ہیں ہم آپ کو feed کریں گے۔ آپ ہم سے بہتر لاءِ گریجو ہیٹ ہے۔ میڈم اپیکر! آپ اپنی اتنی بے بسی ظاہرنہ کریں۔

میڈم اپیکر۔ میری کوئی بے بسی نہیں۔ میں نے آپ لوگوں کو رولر بتائیں۔ آپ اپیکر! کے ذاتی وہ

discuss نہیں کر سکتے ہیں۔ جو procedure تھا ہم نے انھیں کر دیا ہے۔ لیکن اس پر تمام الیوان کی بھی ذمہ داری آتی ہے کہ ابھی میں وہاں سے کسی کو arrest کرو، نہیں کر سکتے ہوں۔

جناب نصر اللہ زیریے۔ میڈم اپیکٹر! آپ روئنگ دینگے اور وہ حاضر ہو جائے۔ اُس وقت تک ہم احتجاجاً ہاؤس سے نکل جائیں گے۔ جب تک ہاؤس کی قدر محال نہیں ہو گی۔ اور مقدمہ نہیں سمجھا جائیگا اُس وقت تک ہم نہیں آئیں گے۔

میڈم اپیکٹر۔ دیکھیں نصر اللہ صاحب آپ بھی ایک respectable member ہے میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ بار بار کہ یہ حکومت بلوچستان اور وزراء ذمہ داری ہے کہ وہ جو ہے اس کو یقینی ہانا میں میں نے اُن کو بھیج دیا تھا۔ اور اُس کو implement کرانا آپ لوگوں کا کام ہے۔ جی زیارت وال صاحب۔

وزیر مکمل تعلیم۔ پوائنٹ آف آرڈر میڈم اپیکٹر۔ آپ کی جو اجلاس ہے آپ نے ہفتے کو رکھا ہے جو کہ چھٹی کا دن ہوا کرتا ہے۔ ہماری یہ اجلاس اگر ہفتہ کو نہ ہوتا، ہمارے گلری بھری ہوئی ہوتی ہے لیکن ایک بات ہے کہ بعد میں یہ لوگ چلے جاتے ہیں لیکن میں گورنمنٹ کے جانب سے یہ insure کرواتا ہوں کہ ہم اب اپنے طور پر اُن کو پابند کر یا نیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کا نمائندہ ہو خری دم تک یعنی جب تک اجلاس ختم نہیں ہوتا اُس نے پابندی سے یہاں بیٹھنا ہو گا وہ اس لیے میڈم اپیکٹر کو کوئی بھی آدمی کوئی بھی معزز ممبر کو کوئی بھی فاضل دوست کسی بھی وقت کوئی بھی نقطہ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھا سکتا ہے self explanation پر بات کر سکتا ہے تو وہ جواب جب سیکرٹری صاحب جان موجود ہو نگے وہ اپنے منشی صاحب جان کو اپنے حوالے سے گایہز کریں گے اُن کو بتائیں گے کہ یہ معاملہ اس طریقے سے ہیں تو اُس کی presence گورنمنٹ کے طور پر ضروری ہے، لازمی ہے۔ سیکرٹری اور اگر سیکرٹری نہیں ہے تو اُس کا ایڈیشنل سیکرٹری کا یہاں ہونا ضروری ہے۔ اور میں گورنمنٹ کے طور پر insure کرواتا ہوں اس ہاؤس کو سردار صاحب اور ہمارے دوست باہر گئے ہیں اُن کے پاس جاتے ہیں، اُن کو بلا تے ہیں insure کرواتے ہیں کہ سب کے سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری آسمی اجلاس کے دوران موجود ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ اور ہم اُن کو present کروائیں گے۔

میڈم اپیکٹر۔ thank you۔ جی سردار اسلام بروجنو صاحب۔ سردار محمد اسلام بروجنو (وزیر مکمل رعایت و کاپریٹر)۔ جب ہمارے کسی وزیر کے کوئی سوال جواب ہوتا ہے تو ہم آجاتے ہیں لیکن جب آسمی کا اجلاس ہوتا ہے تو ہمیں کوئی نوٹس نہیں دیتا ہے کہ آپ لوگ آ جائیں۔ تو ---- kindly

وزیر حکمہ تعیم۔ میڈم آپ کی اجازت سے دوستوں کو واپس۔ میں اور نواب صاحب۔

میڈم اپنیکر۔ سردار صاحب یا اینڈا جو ہے چیف سیکرٹری صاحب کو جاتا ہے اُس کے بعد تماں سیکرٹریز صاحبان کو جاتا ہے۔ یہ کہنا کہ آپ ایک دوسرے پر بوجہذالانا ان کی غلط بات ہے۔ کیونکہ یہ سوال کے علاوہ بھی بار بار سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان صاحب نے یہ بہت اچھا پابند پہلے بھی لائے تھے میں نے ان کو لیٹر بھی لکھا بڑا سخت لیٹر لکھا ایڈنٹیٹریشن جو ہے جیسا کہ زیارت وال صاحب نے کہا کہ یہ گورنمنٹ آف بلوجھستان کا فرض ہے کہ وہ آن کو پابند کریں اپنے سیکرٹریز کو۔

وزیر حکمہ زراعت و کوآ پریزو۔ آپ روئنگ دیس اُن کو پابند کریں۔ کہ وہ ہر اجلاس میں سیکرٹری اگر نہیں ہوتا ہے تو ایڈنٹیٹریشن سیکرٹری آ جائیں۔

میڈم اپنیکر۔ جی روئنگ میں کوئی وہ نہیں ہے میں نے پہلے بھی روئنگ دے تھی۔ ابھی بھی دی ہے، لیکن اگر آپ کے اپنے منٹریز بیٹھے ہیں اور ان کے ڈپارٹمنٹس کے سیکرٹریز یہاں نہیں ہے تو یہ افسوس کی بات ہے۔

وزیر حکمہ زراعت و کوآ پریزو۔ ہم اپنے سیکرٹری کے ذمہ داری لیتے ہیں آج کے بعد۔ میڈم اپنیکر۔ ٹھیک ہے۔ سیکرٹری صاحب آپ تمام سیکرٹریز کو اعلان کریں نہیں ہے کہ منظر چھٹی والے دن بیٹھے ہیں لیکن سیکرٹریز گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب آپ تمام سیکرٹریز کو اعلان کریں۔ اور ان کو اعلان دے دیں۔ کہ اجلاس جاری ہے وہ تشریف لاں ہیں۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان۔ میڈم اپنیکر! اہم ایشو پر بات ہو رہا ہے جو بلوجھستان کے ساتھ ہو رہا ہے، جو ہمارے طالب علموں کے ساتھ ہو ابے اور ہمارے کارروباری لوگوں کے ساتھ ہو ابے۔ اب میں کس کے ساتھ بات کرو یہ چار منٹروں کے ساتھ آپ کا ایوان چل رہا ہے۔ اس وقت آپ کے ساری کریں خالی ہیں اب میں وہ الفاظ استعمال نہیں کرتا کہ جی آپ کا کورمٹ چکا ہے میں نہیں کرتا ہوں یا یہ ہے۔

میڈم اپنیکر۔ 15 منٹ کیلئے اجلاس adjourned کرتے ہیں۔

(12:40) 15 پر اجلاس 15 منٹ کیلئے ماتوی کیا)

(01:10) 01:10 منٹ پر اجلاس دوبارہ شروع ہوا)

میڈم اپنیکر۔ جی سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان صاحب۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتر ان۔ شکریہ میڈم اپنیکر میں ان صاحب کو نہیں جانتا ہوں ان کا تعریف ہوا، بہت اچھے آفیسر ہے، اور اگر ان کی میری بات سے کوئی دل آزاری ہوئی ہو۔ تو میں معدالت خواہ ہوں۔ میں

اس لیے کہ رہا تھا کہ آپ اکیلے بیٹھے ہیں۔ مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ابھی سیکرٹری صاحبان تشریف لائے ہیں۔ اچھا یہ آپ کے پی ایڈڈی کے ہیں۔ پہلے شاید انہی میں تھے ابھی آپ کے پاس آئے ہیں، ان کا نام سنا تھا کیونکہ مجھے چار سال سے انہوں نے جیل میں بٹھایا ہوا تھا پہلے تو ان کا تعرف ہو جاتا تھا میں چلا جاتا تھا سیکرٹریٹ میں مل لیتا تھا۔ اب تو میں پابند ہوں وہ تو یہاں ہبھال۔ بات یہ ہے میڈم اپیکر! ۲ فیش گلری میں جو بھی بیٹھے ہیں یہ ہمارے ساتھی ہیں ہمارے دوست ہیں، کچھ اس صوبے کے son of soul ہیں اور کچھ باہر سے آئے ہوئے ہارے یہ قابلِ احترام ہے، لیکن اس آسٹبلی کا decorum ہے ان کو تعاون کرنا چاہیے سب کے بعد اگر تعاون چھوڑ دیتے تو وہ بعد کی بعد ہے فی الحال تو ابھی تک یہ آسٹبلی ہے۔ اور اب یہ تشریف لائے ہیں۔ ان کو ہم خوش آمدید کرتے ہیں۔ میڈم اپیکر! بات ہو رہی تھی ہو خاب کی۔ اور ہمارے لوگوں کی ساتھ۔ پچھلے دونوں سردار محمد اسلام گواہ ہے ان کا کوہاں combin study ہو رہی تھی وہ ایک خان صاحب والا ناظر تھا اس میں کوئی پشوں نہیں تھا بلکہ بلوچ لڑکے تھے وہ آ کے بدمعاشی کی اور پھر ہمارے پیچوں کو مارا گیا پیٹا گیا بہانہ بنایا جاتا ہے، co-education جہاں بھی ہو گی وہاں combine study ہو گی چاہے male ہے چاہے female ہے کی کوئی نہیں ہوتا ہے سلسہ۔ اب وہ بہانہ بنائے کہ دل کی بھڑاس کے جی تمہارے باپ نے جو بناء پانی گدلا کیا تھا شیر اور بکری والا کام ہے اور وہ اپنی بھڑاس نکلتے ہیں اور ہمارے لوگوں کو میڈم اپیکر ہم چاہتے ہیں ہم نے کبھی بھی نہیں سوچا ہے اور نہ کبھی ہم نے یہ تقییم کیا کہ جی۔ میں اپنے حلقوں کی بات کروں گا کہ آج بھی میں چیلنج پر کہتا ہوں کہ جی perceptions ہوئی ہیں کہ بلوچستان پتنہیں آگ لگی ہوئی ہیں کیا ہے میں آج بھی چیلنج پر کہتا ہوں کہ میرے ہمسائے میں ٹکٹکی ہے، میرے ہمسائے میں مری ہے، تیسری طرف لوئی ہے پشوں قبائل ہے چھوٹے طرف ان کے اپنے بزدار اور لغواری ان کے درمیان میں میرا حلقوں ہے۔ میں چیلنج پر کہتا ہوں کہ آج کوئی بھی پنجابی چاہیے وہ ریڑی والا ہو، پاہیے وہ گھبرے وغیرہ جو چوریاں یعنی والا ہو، یا کوئی high level کا ہو بغیر سیکورٹی کے جہاں تک میرے ڈسٹرکٹ کے حدود ہے وہاں گھوٹے انشاء اللہ میں چیلنج پر کہتا ہوں۔ میں فخر سے کہتا ہوں کہ اُس کی اگر ایک پسل جتنا نقشان ہوا تو میں ذمہ دار ہوں ہم اس ملک میں رہتے ہیں۔ ہم بھائی چارے کی نفعاً کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں کہا ہے کہ ہمارے علاقے میں پنجابی ہے، پنجان ہے، بلوچ ہے، کھیتر ان ہے فلاں ہیں۔ ہم سب اول ہم son of soul بلوچستانی ہے اُس کے بعد پاکستانی ہے۔ یہ جو victimizations ہیں یہ چند لوگ کر رہے ہیں۔ ہم بھی کہتے ہیں۔ کہ شہباز تشریف تو خود اُس کو پتھیں ہے کہ شادمان مارکیٹ میں

پٹھان کی کتنی کپڑے کی دکانیں ہیں۔ یا بھرٹی مارکیٹ میں کوئی دوکان پر پٹھان کپڑے اتھ رہا ہے یا رہلوے آئینہ پر کونسا پٹھان چاہتے کام باہروالی کر رہا ہے، یہ سب اس قسم کے بیروکریٹ جو یہاں سے جس طریقے سے کہیاں لوگوں کی چادر چارڈیواری کا تقدیس پاماں کیا۔ اور گزارش یہ ہے کہ یہ لوگ بیدا کرتے ہیں۔ ان چیزوں کو، ہم نے اسی آئینے میں سپریم کورٹ کا آرڈر ہے سپریم کورٹ کا decision ہے کہ وہ shoulder promotions ختم کریں۔ آج تک وہ آفسر فالصل بٹ آج تک وہی یہ کیا ہے آپ کی جو ATF ہے اُس کو کمان کر رہا ہے جو آپ کی MT ہے وہ آج بھی یہی آفسر جو بخارابڑا نفر ہو گئے جو مندرجہ راست نفر ہو گئے ان کے ڈیزیل اُنکی گاڑیاں اُنکی repair یا آفسر آج تک کر رہے ہیں۔ اور آج تک یہ آئینے بے بس ہے XXXXX (میڈم اپیکر صاحب کے حکم پر یہ الفاظ حذف کئے جاتے ہیں) آئینے بے بس ہے کہ وہ ایک آفسر کو نہیں ہٹا سکیں یہ چیزیں بغاوت پر اکساتی ہیں۔

میڈم اپیکر۔ سپریم کورٹ کے حوالے سے الفاظ حذف کیا جائے۔ سپریم کورٹ کے حوالے سے آپ نہیں کہہ سکتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ نہیں سپریم کورٹ کا میں نے کیا ہوا؟

میڈم اپیکر۔ آپ نے کہا بے بس ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ تو بے بس کی بات ہے میڈم اپیکر۔ میں کہہ رہا ہوں میں of court میں جانا چاہا ہوں۔ آپ کیوں میری الفاظ حذف کر رہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سپریم کورٹ آپ کی پھر میں کہاں گا کہ بے بس ہے۔

میڈم اپیکر۔ پھر حذف کر دیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ گزارش یہ ہے کہ ایک سپریم کورٹ کے orders کو کوئی نہیں مانتا ہے تو آپ کی آئینے کی پھر تو پوزیشن ہی نہیں رہ جاتی ہے۔ ایک آفسر ہے وہ بٹھا ہوا ہے آج بھی وہ فخر سے کہتا ہے کہ فلاں کو کبھی میں جو نہیں نہیں POL میں دے رہا ہوں۔ فلاں کو دے رہا ہوں۔

میڈم اپیکر۔ سردار صاحب جو بحث ہو رہی ہے ہماری پستوں کے حوالے سے اور بلوچوں کے حوالے سے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ بلوچ یہی آپ اُس آفسر کی back ground کیمپ کو وہ کون ہے۔ اُس کو support کر رہا ہے۔ تو میں اُس کے back ground میں جا رہا ہوں۔ تو میڈم اپیکر ہم یہ چیزیں نہیں پا جاتے۔ یہ پاکستان ہے، ہمیں اگر یہ سلسلہ ہے تو پھر ہمارے علاقے میں بھوٹا چیک پوسٹ ہے اور ہر سے

پنجاب شروع ہو جاتا ہے۔ آکہ پاسپورت بنائے یا ایک کارڈ بنائے کہ وہ پنجاب میں داخل ہو رہے ہیں۔ جب آپ کے پاس پاکستانی شناختی کارڈ اور پاکستانی پاسپورٹ ہے تو آپ کو بیجان کروانے کی آپ کو ہر جگہ پر کہ جی میں پاکستانی ہوں ہر جگہ ہم یہ روتا روتے رہے۔ تو گزارش یہ ہے کہ یہ ہماری تحریک اتو آئی ہوئی ہیں۔ اس پر ہم تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ اس کو قرارداد کی شکل دے کہ یہ مرکز چلی جائے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اس کا بھی وہی حشر ہو گا جو آپ کے passport blue کا ہوا ہے اب چار سال ہو گئے۔ اب مگر میں پانچویں پارلیمانی سال میں جائیں گے۔ اج تک آپ ایک pass page کا پاسپورٹ کا مرکز سے ایک page جو ہر اور نیلا ہے وہ سبز کو نیلاندیں کر سکتے تو یہ ان قراردادوں کے جہاں ایک victimization کر رہے ہیں کیا وہ چھوڑ دیں گے۔ تو ہماری تو بے نمی یہ ہے میڈم اپیکر ایوان کی بے نمی ہے۔ آپ پھر کہتی ہے کہ فلاں الفاظ حذف کر دیں۔ میڈم اپیکر۔ کوٹ کے بارے میں سردار صاحب آپ سینٹر ہے آپ کو پتہ ہے کہ کوٹ کے بارے میں ہم

نہیں دے سکتے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ کوٹ کے بارے میں وہ مجھ پر آئے گا کہ Contempt of Court court میں مجھے وہ باتیں گے۔ میں face کروں گا courts کو میں نے ساری زندگی یہ courts کرتا رہوں۔ کبھی کس حوالے سے کبھی کس حوالے سے۔

میڈم اپیکر۔ سردار صاحب conclude کریں! کافی اپیکر زیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران۔ conclude کر رہا ہوں۔ تو گزارش یہ ہے کہ یہ جو تحریک اتو الائی گئی ہے ہم اس کو full support کرتے ہیں۔ یہ ہمارا سماجِ مسلم ہے۔ یہ مشترکہ طور پر پورے ایوان کی آواز بن کے قرارداد کی صورت میں یہ گے چلی جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید شاید رہی کے لئے کوئی میں ایک دو دن نہ ڈالے کچھ شاید اس پر ایک نظر ڈالے۔ thank you very much!

میڈم اپیکر۔ عارف صدیق صاحب! اُاکٹر صاحب!

وزیر محکمہ پی اینڈ ڈی۔ میڈم اپیکر بڑی مہربانی یہ سکرٹری صاحبان آگئے ہیں۔ ہم ان کو welcome کرتے ہیں۔ لیکن یہ شاید ہماری ذمہ داری نہ ہو کہ ان کو remained کرے ان میں سے جو کبھی اس صوبے میں جس capacity میں بھرتی ہوئے ہیں۔ وہ اُسی retired capacity میں ہوتے۔ اگر یہ آئینی نہ ہوئی اگر یہ political struggle نہ ہوتا، اگر یہ ہماری اکابرین، شہدا اور جیلیں اور پتہ نہیں کیا کیا نہیں جیلتیں، اگر ہم one main one vote پشتون، بلوچ کو نہیں دلاتے۔ اگر ہم یہ آئینی نہ لاتے پارلمیٹ

لاتے ان کو کون پوچھتا نہ ہمیں کوئی پوچھتا۔ میں ان سے request کرتا ہوں کہ بھائی اپنا صوبے سے وفاداری اور یہ اپنے حال کی کمائی تو حال کرو۔ ان کے 2 نے کے بہانہ بناتے ہوئے باقی سب کو یہ request کرتے ہیں۔ کہ بھائی آپ کے جو سینگ لٹکے ہیں۔ آپ جو سکرٹری بننے ہیں آپ جو فلاں بننے ہیں یہ ان اکابرین کی قربانیوں سے ان آسمبلی کے وجہ سے بنے ہیں۔ اور یہ تو ہو ہی نہیں سکتا ہے جس طرح ہمارے لیے کوئی چھوٹی نہیں ہوتی ہیں اسی طرح سکرٹری کے لیے کوئی چھوٹی نہیں ہوتی ہے۔ سکرٹری 24 گھنٹے کام کرتا ہے any time they can b called خوائے و فاقی سکرٹری ہو یا صوبائی سکرٹری ہو تو اس سے زیادہ خدمت کرنے کا کون سارا ستہ ہے کہ اخباری نمائندے بھی آسمبلی کی کارروائی دے یا لوگ بھی نوٹ کرے۔ ہم ان کے بڑے مشکور ہو گے اگر اپنے colleges کو یہ بتا دے۔ thank you very much

میڈم اپیکر۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب آپ نے بتا دیا۔ جی عارفہ صدیق صاحبہ!

محترمہ عارفہ صدیق۔ شکریہ میڈم اپیکر صاحبہ۔

میڈم اپیکر۔ جی زیارت وال صاحب!

وزیر مکمل تعلیم۔ اس پر میں کروں گا میں نے جانا تھا اسلام آباد بھی تو۔

میڈم اپیکر۔ تو عارفہ صدیق صاحب نے کافی پہلے دیا ہے صرف دو منٹ انہیں دے دیں جو بات کرنا چاہی ہیں۔ پھر آپ کر لے۔

وزیر مکمل تعلیم۔ point of order پر۔

محترمہ عارفہ صدیق۔ نہیں نہیں اسی بحث میں۔

میڈم اپیکر۔ نہیں یہ تو speech کر رہی ہے اپنی۔

وزیر مکمل تعلیم۔ تو speech میرے بعد کر لیں۔

محترمہ عارفہ صدیق۔ آپ کر لیں۔

میڈم اپیکر۔ چلے آپ کر لیں۔

وزیر مکمل تعلیم۔ دو گھنٹے کا ہے۔ میڈم اپیکر جو تحریک التواء وقت ایوان کے سامنے ہیں اس پر بنیادی طور پر جو مسئلہ ہے پورے ملک میں مختلف واقعات کے حوالے سے کریک ڈاون کرنا پشتوںوں کے خلاف اور یہاں ہمارے دوستوں نے پھر اس میں ترمیم کرنے کو بھی کہا ہے کہ بلوچوں کے خلاف بھی ایسا ہی کیا جا رہا ہے۔ تو یہاں پر میں میڈم اپیکر آپ کے سامنے رکھنا پاہتا ہوں۔ کہ یہ جو چیزیں ہیں اور کل بھی میں نے کہا تھا کہ beet of

آپ کے سامنے رکھتا ہوں کہ سیم صافی نے جو مون لکھا ہے اُس میں انہوں نے اُن تمام تنظیموں کا ذکر کیا ہے میں ریکارڈ پر بھی لانا چاہتا ہوں اور کہا ہے کہ ہر اُس کی مذہبی تنظیم کی ونگز ہیں۔ ایک ونگ اُن کی سیاسی ہے اور دوسرا ونگ اُن کی فرقہ وارانہ ہے اور تیری ونگ مسلح ہیں۔ ابھی ہمیں پہنچنیں ہے کہ اُن تنظیموں کے مسلح ونگز کی نام کیا ہے، فرقہ وارانہ ونگز کے نام کیا ہے، اور سیاسی ونگز کے نام جو ووٹ مانگتے ہیں۔ وہ تو ہمیں معلوم ہے کہ یہ پارٹیاں ہیں۔ لیکن باقیوں کا ہمیں معلوم نہیں ہے یہ registration کس نے دی ہے۔ فرقہ وارانہ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے، اسلامی ریاست میں ہوتے ہوئے آپ فرقہ وارانہ طور پر جب تنظیمیں بنتی ہیں اور وہ فرقوں کو جب آگے لے جاتے ہیں تو اُس میں قدرتی بات یہ ہے کہ تنازع پیدا ہو جاتا ہے بلکہ اُنہوں نے اپنے پاکستان میں مذہبی بنیادوں پر کتنی تنظیمیں تھی۔ صرف 6 مذہبی سیاسی جماعتیں یعنی جمیعت علماء اسلام، جماعت اسلامی تحریک الحرار، خاکسار تحریک، الہحدیث یا کام کر رہی تھی۔ یہاں تو جو انہوں نے لکھا ہے جمیعت علماء اسلام کا حصہ ہے میں تو اس کی بات کر رہا ہوں۔ پھر اُس کے بعد پاکستان بننے سے پہلے اور بھی تنظیمیں تھیں اور وہ تنظیمیں سیاسی تنظیمیں تھیں جس میں ہم شامل تھے۔ خان شہید، عبدالغفار خان، باچا خان، بزرخو صاحب یہ تمام لوگ اُس وقت انگریز کے خلاف سیاسی جدوجہد میں مصروف تھے۔ تو بعد میں ہوا کیا ہے یہاں پر انہوں نے لکھا ہے بلکہ یہ ہے کہ ان تمام تنظیموں کا head quarter لاہور میں۔ لکھا یہ ہے کہ صوبوں کے باقی پنجاب ایک طرف سب سے زیادہ تنظیمیں پنجاب میں ہیں۔ اور یہاں ایک 107 مذہبی تنظیموں کے quarters میں لاہور میں۔ اور یہاں 18 تنظیموں کے head quarters میں۔ اس لحاظ سے پاکستان کا دوسرا بڑا شہر سمجھا جاتا ہے ملتان کی بات کر رہے ہیں۔ پھر اُس کے بعد کہہ رہے ہیں۔ پورے پاکستان کے دیوبند مسلمک کی 8 سیاسی 5 غیر سیاسی اور فرقہ وارانہ 19 عسکری تنظیمیں موجود ہیں۔ اُن کے پاس registered ہے۔ میں پھر یہ کہتا ہوں کہ پھر beet of board the bush کیوں ہے۔ پھر گے پھر لعلی تعلیمی تنظیمیں ہیں، پانچ تعلیمی اور غیرہ وغیرہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ بریلوی مسلمک کی 8 سیاسی 11 غیر سیاسی اور 11 فرقہ وارانہ اور 4 عسکری 5 تعلیمی تنظیمیں ہیں۔ پاکستان بھر میں کام کر رہی ہیں۔ الہحدیث مسلمک کے 3 سیاسی 2 غیر سیاسی 6 فرقہ وارانہ 5 عسکری تنظیمیں ہیں۔ اور وہ تعلیمی تنظیمیں سرگرم ہیں۔ شیعہ مسلمک کے 3 سیاسی 3 غیر سیاسی اور 12 فرقہ وارانہ 1 عسکری اور

1 تعلیمی تنظیم چل رہی ہیں۔ اس طرح جماعت اسلامی کی فکر سے متاثر 3 سیاہی 4 عسکری 11 تعلیمی تنظیمیں ملک میں سرگرم عمل ہیں۔ لیکن اس سوچ کے حال کوئی فرقہ دارانہ تنظیم نہیں ہے۔ یہ مسلکی تاؤ میں سب سے زیادہ پنجاب میں ہے اور بیشتر تنظیموں کا head quarter بھی پنجاب میں ہیں۔ تمام مسلمانوں کے بیشتر آکا برین بھی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور زیادہ تر literature بھی یہی سے تجسس ہوتا ہے۔ اب جو یہ تمام چیزیں تنظیمیں وہاں ہیں۔ head quarters وہاں ہیں literature وہاں ہے اور واقعات میں پھر عام لوگوں کے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ پھر میدم اپنیکریا جائیں پاکستان ہے۔ کل بھی میں آپ کو بتا چکا ہوں، آرٹیکل 8 سے لے کر آرٹیکل 28 تک یہ انسانی حقوق پر ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ ہر آرٹیکل کے آپ کہتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں، ہر آرٹیکل میں لکھا ہے کہ پاکستان کے شہری کے کیا حقوق ہے انسانی طور پر۔ اس میں اجتماع کی آزادی ہے۔ اس میں کاروبار کی آزادی ہے۔ اس میں speech of freedom ہے۔ یہ تمام اس میں ہے اور جائیداد خریدنے کی آزادی ہے۔ جائیداد بنانے کی آزادی ہے۔ اگر کوئی پاکستانی ہے پورے ملک میں کوئی مدنظر نہیں ہے۔ اب جب پورے ملک میں اس طرح کی کوئی مدنظر نہیں ہے تو اگر وہاں پہنچوں یا بوج یا کوئی اور یا سندھ میں کوئی کاروبار کر رہا ہو۔ لاہور میں کر رہا ہو۔ یا لاہور کا کوئی آدمی یہاں کاروبار کر رہا ہو۔ ہمیں کوئی بتائے کہ ہم نے سیاسی حکومت کی حیثیت سے اس میں کیا روکاٹ ڈالی ہے۔ اور اگر آدمی ڈکان میں بیٹھا ہے اور چالیس سال سے بیٹھا ہے اور گناہ صرف یہ ہے کہ وہ پہنچوں ہے، اگر یہ گناہ ہے اس federation میں پھر پہنچیں ہم کس طرف جائیں گے کس نے یہ کیا، یہ نادانی کس نے کی ہے دارصاحب بھی کہہ پکھے ہیں دوسرا دوستوں نے بھی کہا۔ انگریز یہاں آئے تھے انگریز کے خلاف کون لڑے تھے یہ ہمیں پتہ ہیں۔ ہمیں جس بات کی سزا دی جا رہی ہیں۔ ہمارے تمام علاقوں میں ہمارے اور انگریز کے قبرستان ہے جو ہم ان کے خلاف لڑے ہیں۔ ہم نے ان کے خلاف جدوجہد کی ہے۔ ہم ان کے خلاف لوگ رہے ہیں۔ یہ بات کسی کو تھانہ نہیں دیتے۔ پنجاب میں ایک دن کے لیے کسی بھی آدمی نے کسی بھی انگریز کے خلاف بغاوت نہیں کی ہے۔ یہاں اگر آپ کہتے ہیں۔ تو میں آپ کو نام بھی بتا دوں گا۔ انگریز میں فیض محمد غازی، زیارت سچ موز پر فیض محمد پانیزی، ہوئی خیل میں ساوڑ موسیٰ خیل اور شاہ جہان جو گیزی اُس کے علاوہ اشمیر خان مندوخیل، بختیار خان کھیتراں، مثال کے طور پر ہمارے یہ جو علاقے ہیں۔ اب یہاں کچھ لوگ history کو mix کر جاتے ہیں history کو غلط ملطط ثابت کرتے ہیں۔ بابا یہ history آپ کی بس کی بات نہیں ہے۔ اخبار میں یہاں دیا کہ یہ کھیرانی بلوچی زبان ہے، یہ پشتونی زبان ہے وہ فلاں فلاں یہ ہماری بس کی بات نہیں ہے ہمارے

2 نے سے پہلے میرے پیدائش سے پہلے یہ تمام چیزیں دُنیا میں تھے ہو چکی ہے۔ اور میں یہاں صرف کہنا یہ چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ جنگیں لڑئی ہیں۔ یہ ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ انگریز کے خلاف ہم نے جنگ لڑئی اور اُس کی، ہم سے دشمنی تھی اور اب جب پاکستان بنا پھر اُس کے بعد دشمنی کی کیا توک بنتی ہے۔ پھر اس کو فیڈریشن کیوں کہتے ہیں۔ کہ جس فیڈریشن میں، میں کوئی سے لا ہوئے آزادی سے نہ جا سکے یا لا ہو رکھئی شہری آزادی سے کوئی نہ ہے۔ اسکے پھر تو کفیڈریشن اور کس چیز کی باقیں ہو گی۔ اگر یہ confrontation کی حیثیت سے جہاں جو کچھی شہری ہے۔ law کے سامنے سب برادر ہو گئے اتفاقاً یہ طور پر protection دیناریاست کا کام ہے کسی حکومت کی ذمہ داری ہے اس کا کام ہے لیکن یہ سب کچھ اس طریقے سے ہو رہا ہے یہاں میڈیا کے دوست بیٹھے ہیں۔ کون کس پر کیا قدر غنی لگا رہے ہیں۔ میں کل بھی یہ باقیں کر پکا ہوں اور کرتے رہے گے۔ ہمیں مشکلات درپیش ہے ایک لفظ نہیں پاپتے ہیں۔ میرا تو سرے سے نام ہی نکل دیتے ہیں۔ تو اگر اس سے پاکستان مضبوط ہوتا ہے وہ کریں ہم نے تو ساری زندگی ان کے لیے گزری تھے۔ ہم نے میڈیا کے آزادی کے لیے زندگی گزری تھی۔ اگر میڈیا پر قدغن ہے تو ہمیں بتائے پھر یہ house کی حیثیت کو تسلیم نہ کرنا اس public representatives کے public representatives کو نہ نہیں جس کے سر میں بھی یہ چکر ہے یہ چکر نکالتا چاہیے۔ جس کے سر میں بھی ہے یہاں یہ public protection ہے یہ ان کی اسلامی ہے یہاں لوگ بولیں گے یہاں بات ہو گی ہمیں حاصل نہیں ہے۔ واقعات ہو جاتے ہیں۔ بارڈر بند ہو جاتا ہے آپ نے معابدہ کیا ہے آپ اس معابدے کی پاس کیا ہے کیا ہے گے یا نہیں کریں گے۔ اس معابدہ کے ایک جانب stakeholder ہم ہیں۔ دوسری جانب افغانستان کی حکومت ہو گی۔ جو بارڈر ہمارے صوبے میں ہے جو بارڈر خیبر پختونخوا میں ہے تو یہ stakeholder کو اس کی بات کو اس کی حکومت کو اس کی سیاست کو پوچھئے بغیر آپ بارڈر بند کر دیتے ہیں۔ کس لیے کس بنیاد پر اور پھر ملک کے اندر terrorism پھیلانے کے لیے دہشت پھیلانے کے لیے لوگوں کو harassment بتانا کرنے کے لیے اپنے چیلنگ کیں ہے۔ ہم یہاں کہیں چکے ہیں یہ floor ہے یہ ہمارا اختیار ہے ہم کہیں چکے ہیں کہ بارڈر پر جو چیلنگ ہوتی ہے۔ بس let them complete کریں کریں اور جب اندر لوگ آ رہے ہوں اور جا رہے ہوں۔ اس پاکستانی کی حیثیت سے شاخی کا رہ آپ کے جیب میں ہے۔ ابھی بھی 40 سے زیادہ لوگ سبیلہ کے ابھی بھی ان کے پاس ہے۔ 30 سال سے وہاں کام کر رہے ہیں۔

40 سال سے وہاں ہیں۔ پُرس علی صاحب شاید چلے گئے وہ بتا رہے ہیں۔ ہمارے ساتھ لوگ ہے اور یہاں کے رہنے والے ہیں۔ آج بھی پُرس میں تھا کہ چون کے بہت سے لوگ پنجاب اور سندھ سے اپنے گھروں کو آچکے ہیں۔ انہوں نگ کیا جا رہا ہے انہوں پریشان کیا جا رہا ہے۔ ان کو مارا پہنچا جا رہا ہے ان کے پاس شناختی کا روڈ ہے ہم لوگوں کو نہیں کرتے ہیں۔ آج بھی پُرس میں سردار صاحب کا پھر statement چھپا ہے کہ فلاں کو شناختی کا روڈ کس نے بنائے دیا کے passport کس نے بنائے دیا، یہ زیارت وال، حامد، پشتوخواں میں عوامی پارٹی کی بس کی باقی نہیں ہے۔ جہوں نے بنانا تھا جہوں نے دینا تھا وہ دیں چکے ہیں۔ کھوئیں پھرئے ہم نے نہ کسی غیر کی شناختی کا روڈ بنائیں ہے۔ میرے پاس آتے ہیں۔ ثابت کریں۔ میڈم اپنکر آپ کی چیل 92 اس دن پھر اس میں لگا ہوا ہے۔ آپ سے میں request کی تھی کہ آپ بولیں NADRA والوں کو آپ کے پاس آئے تھے۔ ایک میٹنگ ہم نے کی اس کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ اب جب نہیں تھا تو چیل 92 نے اس دن پھر وہ اسپ کو دیکھا کہ NADRA کے فلاں آدمی نے یہ letter لکھتا ہے کہ زیارت وال ہے، ڈاکٹر حامد ہے نصر اللہ زیرے پڑھنیں کس کس کے نام ہے مجید ہے وہ لوگوں NADRA کو پریشرز کرتے تھے۔ غلط شناختی کا روڈ بنانے نے کے لیے یہ ایک دن letter لکھتا ہے دوسرا دن کو promote ہو جاتا ہے۔ اسلام آباد میں جا کے پڑھ جاتا ہے وہ درانی تو یہ کیا ہے کس قسم کی سازش ہے چیل 92 ثابت کریں۔ ہم نے floor پر کہا ہے یہ چیل 92 سے بزار کنایا اختیار ہے اور اس کی ایک حیثیت ہے اس کی حیثیت کو پتیج کر کے اٹھایا تھا یہ مسئلہ لیکن اس کے باوجود انہوں وہ نہیں کیا ہے اور آج propagate کر رہے ہیں۔ اور درانی کو لائے بیٹھیں کون سی دلخیط ہے کس دن آئے تھے کیا پریشرز الاتھا۔ اور کون سے شناختی کا روڈ بنانے جا رہے تھے۔ میڈم اپنکر آپ کی ذمہ داری ہے اگر وہ transfer ہوا ہے اس کی دفتر یہاں موجود ہے اس کو بولیں وہ ریکارڈ لائے۔ اور وہ کوئی ۲ ماہ پہنچیں گیا ہے اسلام آباد چلا گیا ہے اس کو بولیں۔ کہ کون سے کاغذات ان کے سامنے کھڑے ہے تھے۔ اور کون ساڈا ہم میں سے کسی آدمی کے پاس تھا۔ جو آپ کے سر پر مار رہے تھے کہ یہ دلخیط کروں۔ اور پھر کس نے آپ کو چھوڑ دیا۔ لیکن یہ پروپیگنڈے اس طرح کے اور چیل 92 جو ہے کوئی ہمیں اس ملک کی وفاداری کا ٹھیکیت جاری نہ کریں۔ ہم نے اپنا کام کرنا ہیں۔ ہم نے اپنے طریقے سے جانا ہے ہم سب کچھ جاتے ہیں۔ سیاست بھی جاتے ہیں جمہوریت بھی جاتے ہیں۔ اور ہم نے قربانیاں دیں ہیں۔ میڈم اپنکر میں صرف کچھ باقی آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ کون تھا جنہوں نے ۲ میں ساز آسمبلی توڑی یہ تواب ثابت ہو چکا ہے۔ one یونٹ کس نے مسالت کیا 56 کا ۲ میں کس نے بنایا۔ 58 کا مارشل لاء کس نے لا گیا۔ ہم victimise ہے ان تمام

چیزوں کے لیے ہم نے وہ تمام چیزیں برداشت کی ہے۔ اور پھر اس کے بعد 62 کا آئین پھر اس کے بعد 69 کا مارشل لاء پھر 70 میں انتخابات اور نتیجے میں پاکستان ٹوٹ گیا۔ اور سپریم کورٹ نے فیصلہ دیدیا ہے یہ ہمارے دوست لکھنے سے قاصر ہے۔ ہم بولنے سے قاصر نہیں وہ لکھنے سے قاصر ہے۔ نہیں لکھتے ہیں۔ اس میں ادھراً ذھر کر کے exact figure ان کو ہم دے رہے ہیں۔ میں اس پر ایک مضمون بھی لکھا تھا لیکن اس کے باوجود وہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہم نے وہ تمام جیلیں کامیٰ ہے۔ کسی بھی سیاسی قیادی کو پاکستان میں ہم ثابت کرنا چاہوں گا۔ کسی بھی سیاسی قیادی کو ساری دنیا میں قید بخشنے نہیں ملی لیکن ہمیں ملی اور ایک کرنل نے دی عبدالصمد خان اچکزئی کو اور ہم کیا کریں۔ لیکن قوم کی حیثیت سے پاکستان کے اندر ہماری interest ہے ہم اپنی قوم کی interest کی دفاع کریں گے۔ اس کی زبان کی دفاع کریں گے۔ اس کی history کی دفاع کریں گے اس کی ثقافت کی دفاع کریں گے۔ یہ ہماری ذمہداری ہے لیکن پاکستان کی فیڈریشن میں جمہوریت کو جمہوری نظام کو پاریہانی system کو مضبوط کرنا یہ ہماری ذمہداری میں شامل ہے ہم اس پر بولیں گے۔ یہ کس کو اچھا لگیں یہ برالگین، ہم یہ سمجھتے ہیں اگر ہم اس طریقے سے جائے گے۔ یہ پاکستان کے مستقبل کے لیے ایک ایسی چیز ہو گی کہ اس سے یہ ملک مستحق ہو گا۔ اگر ہم اس کی violation کریں گے۔ پھر جو کچھ ہو گا وہ سب کے سامنے ہو گا۔ تو ہم یہاں یہ بات رکھنا چاہتے ہیں۔ اور تمام دونوں سے اپیل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ یہ تحریک اتواء ہے اس میں amendment بھی آیا ہے۔ اس کو بھی میں پڑھ لیتا ہوں۔ اس amendment کے ساتھ کہ ہمارے صوبے کے لوگوں کو اس میں پشتون، بلوج و دلوں کا ذمہ گیر ہوان کے خلاف کسی بھی صوبے میں کسی بھی قسم کی امتیازی سلوک نہ ہو یہ ہمارے لوگ ہے۔ روزگار اور کاروبار کے لیے ہم جاتے ہیں۔ کیا کریں پورے صوبے میں کارخانے نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ محکمہ صنعت ہمارے پاس موجود ہے لیکن صنعت نہیں ہر نائی مل، مستونگ مل، ہر یا بیل، اور یہ بیلی ٹیکنیکس مل یہ تین چار مل تھے۔ انہوں نے بند کر کیے تو روزگار کے لیے ہمارے آدمی کہاں جائے گے۔ بلوج کہاں جائے پشتون کہاں جائے۔ دنیٰ جائے سعودی عرب جائے گے سندھ جائے گے پنجاب جائے گے۔ جہاں پر ایک شہر میں لاکھوں کے حساب سے کارخانے ہیں صنعتی یونٹ ہیں۔ اور ہم اس حالت میں زندگی گزر رہے ہیں۔ تمیں خدا نے دی ہے ہمارا صوبہ بھرا ہوا ہے معدنی دونوں سے بھرا ہوا ہے۔ میں اس کو بنانے کے لیے یہ نکلنے کے لیے یہ اس کو فارغ دینے کے لیے ہمارے پاس وہ وسائل وہ ذریعہ نہیں یہ اپنی جگہ پر ہے۔ لیکن اگر ہم روزگار کے لیے جاتے ہیں۔ اور آئین پاکستان ہمیں اجازت دیتا ہے۔ وہاں پیس کا کوئی officer انتظامیہ کوئی officer معالات ہو جاتے ہیں۔ جس طریقے

سے بھی ہے وہ ہمارے خلاف کریک ڈاؤن شروع کر دیتا ہے۔ تو ہم ان روپوں کی مدد کرتے ہیں۔ ایسی صوبائی حکومتوں مدد کرتے ہیں۔ وہ اپنے روپوں کو درست کریں۔ اور پاکستان کی فیڈریشن کے اندر ہوتے ہوئے ہم یہ جو تحریک التوا ہے request سے سب دستوں سے کہ اس کو قرارداد کی شکل دیں۔ قرارداد میں تبدیل کریں۔ اور یہ قرارداد یہاں سے پاس ہو اور پاس ہونے بعد میں وفاک کے پاس سمجھوایا جائے۔ کہ یہ میں چاہیے صوبے کو صوبائی حکومت کو اور صوبے کے لوگوں کے ساتھ پشتوں اور بلوق کے ساتھ guarantee سندھ میں اور پنجاب میں جو کارروائیاں ہوتی ہے اس کو فرمی طور پر روک لیں، اور محترمہ بنیظیر صاحبہ جو شہادت ہوئی تھی۔ اس میں کم از کم ہزار سے زیادہ ٹرک ہمارے جلے تھے۔ ہزار ٹرک جل کر ایک ایک ٹرک کروڑ سے زیادہ کی ہے۔ لیس ہماری اتنی غریبی ہے وہ غریبی آپ جلا دیتے ہیں۔ لیس ہم پہنچنیں کہا بیٹھ جاتے ہیں۔ تو یہاں میرے کہنے کا مقصد یہ ہے۔ ہم صوبائی حکومت ہے ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ ہم نے ذمہ داری سے کام کیا ہے ہم نے چیزوں کو ٹھیک کیا ہے۔ اور ہماری میڈیا میسلسل اس پر لگا ہوا ہے۔ کہ یہاں صوبائی حکومت نے کام نہیں کیا میڈیم اپیکر جب ہم آئئے تھے اب میں اپنے آپ تھے۔ آپ کے پاس ایک ministry بھی تھی۔ کیا مغرب کی اذان کے بعد کوئی شہر ویلان نہیں تھا۔ کیا ہمارے راستے ہماری شاہراہیں یہ ساری بندیوں ہو تھیں رات کو کوئی سفر نہیں کر سکتا تھا۔ اس طرح کے حالات تھے ہمارے اب سب کچھ ٹھیک کر دیا ہے ان ہی پارٹیوں نے ٹھیک کیا ہے۔ پہلے ڈاکٹر صاحب تھے ڈاکٹر صاحب کی سربراہی میں معاملہ جل پڑا اور اب ہم یہاں کھڑے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود قبرستان آباد ہیں۔ یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ اب قبرستانوں کو آباد کر رہا ہے آپ لوگوں کے آنکھوں میں دھوپ نہیں جھک سکتے۔ کون قبرستانوں آباد کر رہا ہے اور کون شہروں کو آباد کر رہا ہے۔ یہ لوگوں کو معلوم ہے سب کو معلوم ہے لیکن بات یہاں یہ ہے کہ یہ چیز اس طریقے سے ہیں۔ میڈیم اپیکر یہ جو واقعات ہوئے ہیں اب ہمارے صوبے کے 40 لوگ ابھی انہوں کہا ہے رد الفساد پہلے فساد کا بتایا جائے۔ آج بھی اخبارات میں ہے۔ آج کچھ لوگ ان میں سے یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ جہاد نہیں فساد ہے اگر یہ جہاد نہیں تھا فساد تھا تو وہ لوگوں اس کے ساتھ کیوں تھے۔ اگر فساد تھا تو اب رد الفساد، فساد کے نتیجے میں آیا ہے۔

**ڈاکٹر صاحب please بیٹھ کر بات نہ کریں۔ جی**

**وزیر مکمل تعلیم۔** میڈیم اپیکر یہ بتیں ہے آج ایک دوسرے کے خلاف میڈیم اپیکر میں صرف اتنا کہوں گا کہ یہ رد الفساد جو ہے اصل میں فساد کا پہلے بتایا جائے جو میں نے آپ کے سامنے رکھا۔ تو میں چار، چھ کے نام پڑھے بلکہ یہ درجنوں میں اور باقی جب آپ پڑھیں گے۔ جو ہمارے علاقوں میں functional ہیں۔ کام

کر رہے ہیں۔ ان کے نام میں نے آپ کو بتائے اور بہت سی تنظیم ہے اس کا غذ پر لکھا ہوا ہے میں آپ کے حوالے کرتا ہوں۔ request کرتا ہوں۔ کہ اس پورے کاغذ کو یکارڈ کا حصہ بنایا جائے۔ اور اس کو دیکھا جائے اور ساتھ ہی ساتھ دوسری بات جو میں آپ کو بتا ناچاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جزل مشرف صاحب کا statement ہے، مارے سامنے اس نے statement میں کہا ہے۔ کہ ہمیں کہا گیا تھا۔ ہمیں بتایا گیا تھا کہ ان لوگوں کو لے آؤ۔ کس نے بتایا تھا کس نے کہا تھا۔ جہاڑ پر جاؤ گا لیکن یہ جہاڑ ضروری ہے۔ تو اس کا statement ہے، شرق اخبار میں آیا تھا۔ اس نے یہ کہا ہے کہ عالمی طاقتوں نے ہمیں کہا تھا کہ طالبان کو بناؤ۔ کس کے کہنے پر عالمی طاقتوں کا نام نہیں لیا ہے۔ اور ہم نے طالبان بنا کیں اور آج جو کچھ ہو رہا ہے اور اس کا جزو۔ statement کو یکارڈ کا حصہ بنایا جائے اور اذان ہو رہی ہے اس پر میں آپ سب کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

آپ لوگوں نے مجھے سنا اور امید یہ رکھتا ہوں کہ اس قرارداد کی شکل میں منظور کریں گے۔ thank you میڈم اپیکر۔ زیارت وال صاحب آپ نے جو یہ تجویز دی ہے۔ کہ اس کو باقاعدہ قرارداد کی شکل دینا ہے اور ہمارے اپوزیشن کے ممبران نے بھی یہی تجویز دی ہے۔ تو اس کے لیے ایک رکن باقاعدہ قرارداد پیش کریں گی تو آس کو آپ nominate کر دے تاکہ وہ قرارداد پیش کریں۔ عارفہ صدیق صاحب پلیز۔

محترمہ عارفہ صدیق۔ شکر یہ میڈم اپیکر! تحریک ان تو اپر معززرا کیں نے اپنا اظہار خیال کیا ہے اور بھی ارکیں کر بیگنے لیکن میں صرف اتنا کہوں گی کہ لاہور اور سیون کے دھاکوں کے بعد دہشت گروں کے خلاف کارروائی کے مجاہے ان کا رخ پنجاب میں محنت مزدوری کرنے والے پشتو نوں کے طرف ہو گیا ہے اور پشتو نوں کو ریاستی ظلم اور تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے تو میں تھجھی ہوں کہ اس سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا لیکن ملک میں جو نفرت کی فضا موجود ہے وہ اور بھی بڑھ رہی ہے۔ جو ملک کے لیے نیک شگون نہیں ہے۔ ریاستی اداروں کو پشتو نوں کے مجاہے پنجاب میں موجود اور معلوم فرقہ دار ائمموں کے پیغمبروں مرکز کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے جو بر ملا ایسی کارروائیاں کی ذمہ داری بھی قبول کرتے ہیں لیکن وہ اس لئے یہ سب نہیں کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں ابھی تک بھی ابھی اور رہے دہشت گروں کے پالیسی جاری ہے میڈم اپیکر میں یہ کہنے میں جگہ محسوس نہیں کروں گی کہ آج بھی ہماری شہریت کو پیچ کیا جا رہا ہے جگہ جگہ ہم جاتے ہیں۔ ہم شناختی کارڈ دکھاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے کہ آپ افغانی ہو یا پاکستانی ہو تو ایسے حالات میں یہی تمام معززرا کیں سے یہ توقع ہے کہ وہ اس ظلم اور بربریت کے خلاف ایک موثر پیغام دے اور ایک انتہائی اہمیت کے حامل تحریک ان تو اب ہے تو اس پر تمام معززرا کیں بحث کریں۔ شکر یہ۔

میدم اپنکر۔ سردار اسلام برجو صاحب۔

وزیر حکمہ زراعت کو آپ پر یوں۔ میدم اپنکر! میں اس پر منحصر گزارش کر دوں۔ کہ ہماری ملک کی جو حالات ہے وہ ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ یہاں تشدد کی ایک اہر آئی ہوئی ہے۔ اس سے ہم سب واقف ہے۔ ہمارا صوبہ اس سے سب سے زیادہ متاثر ہوا۔ خیر پختونخواہ سندھ، پنجاب میں بھی یہر آیا ہے۔ ہم کیجھی نہیں کہہ سکتے ہیں۔ کہ کسی بھی ڈنٹنگر کو چھوڑا جائے۔ جو دہشت گرد ہے اُس کا نہ قوم ہے اور نہ ہی قبیلہ وہ اگر پنجابی ڈنٹنگر ہو، بلوچ ہو، پشتون ہو، کوئی بھی ہو، تم بھرپور اُس کی نمائت کرتے ہیں۔ اور ہم ہر صوبائی حکومت کو کہتے ہیں۔ کہ وہ ان کے خلاف کارروائی کی جائے لیکن یہ بھی ہم چاہتے ہیں۔ کہ جو ہمارے شریف لوگ کار رباری حضرات یا ہمارے اسلوڈمنس پچھلے ایک دو مرتبہ ہاں لا ہو رہیں دا عقات ہوئیں۔ گوہ ہمارے بلوچ کا وہاں کوئی کار رہا نہیں ہے۔ تو پنجاب میں ہمارے چند اسلوڈمنس مختلف کالجوں یا اسکوں میں پڑھ رہے ہیں۔ اُن پر تشدد ہوا۔ ہمارے بینیز کبیر محمد شہی بھی نفس نفس خودو ہاں لا ہو رہا شریف لے گئے۔ اُن سے میٹنگیں کیں۔ پھر جا کر وہ معاملہ حل ہو گیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارے بلوچ یا پشتون بھائی جو ہاں رہتے ہیں۔ اگر کاروبار کے حوالے سے ہاں اگر کوئی تحریب کاری میں ملوث ہوتا ہے، تم نہیں کہتے ہیں کہ ان کو معاف کیا جائے۔ کوئی بھی ہو لیکن آپ دیکھے کہ ہمارے اس ملک میں لاکھوں کی تعداد میں مہاجر موجود ہے۔ ابھی جو واقعات ہوتے ہیں یقیناً ہمارے جو Law enforcement agencies ہیں وہ فوراً جو کس ہوتے ہیں۔ وہ ضرور ہاتھ ڈالتے ہیں کہ بھی ہم تو یہ گزارش کرتے ہیں مرکزی حکومت سے کہ مہربانی کر کے مہاجر دوں کو کم از کم کیمپوں تک محدود رکھیں۔ ابھی وہ آزادانہ شہر میں گھومتے ہیں کسی کے پیشانی نہیں لکھا ہوتا ہے کہ یہ مہاجر ہے۔ یہ یہاں کا یہ ہاں کا بعض لوگوں کے پاس جالی شناختی کا روز بھی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس کے سد باب کیلئے پنجاب کی حکومت اس وقت پنجاب کی حکومت کبھی نہیں چاہئے گا کہ کسی پشتون یا بلوچ کے ساتھ زیادتی ہوں کیونکہ پنجاب کی جو صوبائی حکومت ہے مرکز میں اسی پارٹی کی حکومت ہے۔ یقیناً شہزاد شریف کی حکومت کبھی نہیں چاہئے گا کہ میرے صوبے میں کوئی ایسا ہو سکتا ہے۔ وہاں کچھ ایسے شہر پسند لوگ ہوں گے۔ جو بلوچ، پشتون اور پنجابی کو لڑانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اعلیٰ پائے کے آدمی ہے وہ اس معاملے پر بہت گہری نظر رکھتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اس چیز کا سد باب کرے۔ تاکہ مخالفین کو یا جو اس حکومت کو خراب کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ ان کو روکیں۔ تاکہ یہ مسئلہ آگئے نہ بڑھ سکے۔ انہی گزارشات کے ساتھ یہ جو پشتون کا ذکر ہے تو ہم نے زیارت وال سے بات کی کہ ہمارے جو بلوچ وہاں رہتے ہیں۔ وہاں کوئی کاروبار نہیں کرتا ہے۔ صرف اسلوڈمنس ہیں۔ اُن کی تحفظ کو بھی کم

ازکم لیقین بنا یا جائے مہربانی۔

میڈم اپنکر۔ رقیہ بانی صاحبہ نہیں ہے۔ نواب محمد خان شاہوںی۔

نواب محمد خان شاہوںی (وزیر حکومت ایس ایڈجی اے ڈی)۔ شکر یہ میڈم اپنکر! آج کی تحریک التوا جو ابھی قرارداد کی صورت اختیار کرے گا۔ اس میں ہمارے ساتھیوں نے جو بے قصور، بیناہ لوگوں کے ساتھ زیادتی کے حوالے سے پیش کیا ہے۔ ہم ان کے تحریک التوا کے بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ اپنے طرف سے پارٹی کی طرف سے اور وہ زیادتی جو ہوا ہے بے قصور اور بیناہ لوگوں کے ساتھ اس کی نہمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ کچھ عرصے سے اس ملک میں بلکہ چاروں صوبوں میں ایک عجیب دشمنگردی کا ایک سلسہ شروع ہوا اور اس کے چند وجوہات جو باظا ہر تو طور پر ہمارے ملک میں یہیں ان وجوہات کی بنابریہاں مختلف ہاتھ ہیں جو اس ملک میں مختلف طریقوں سے دشمنگردی کرواتے ہیں۔ بیناہ لوگوں کو مرداتے ہیں چاہے مزاروں پر درباروں پر ہو چاہے شہروں میں بازاروں پاہے کسی احتجاج کرنے والوں کے اوپر ہو چاہے دکاء پر ہو چاہے مختلف ذریعوں سے مختلف طریقوں سے ایک عجیب قسم کی ایک دردناک حالت ہے۔ اور دشمنگردی کا ایک سلسہ ہے۔ مختلف طریقوں سے مختلف جگہوں پر مختلف طرف سے کیا جا رہا ہے۔ اس ملک میں جو ہمارے ادارے ہیں جن کی ذمہ داری ہے ان تمام چیزوں کو روکنے کا یہ وہ اپنا کام کر رہی ہے ہمارے فورسز جو باقاعدہ برس پر پکار ہے۔ دن کو بھی رات کو بھی ان عناصر کے خلاف اور پورے ملک میں دشمنگردوں کے خلاف ایک سلسہ جاری و ساری ہے۔ لیکن ہمارے ادارے بھی ان کے ذرائع ان کا طریقہ کارخیہ معلومات یا خفیہ جو ہمارے ادارے ہیں۔ دشمنگرد جب کوئی دشمنگردی کر کے چلا جاتا ہے تو لوگ ان دھماکوں میں مر جاتے ہیں۔ یا کوئی خودکش دھماکہ آ کے کر لیتا ہے۔ تو وہ بہت خفیہ انداز میں اپنی کارروائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر ان کی کارروائی کا علم کسی کو ہو جائے تو وہ ممکن نہیں رہے گا کہ وہ کارروائی کرے اور اس میں ایسے پیشکشروں و اقطاعات بھی ہمارے سامنے ہیں جو واقعہ ہونے سے پہلے وہ کنشروں کیے گئے یا ان کا پہنچ چل گیا۔ دشمنگرد کوشش کرتے ہیں کہ خفیہ طریقے سے آ کر اپنا کام کر کے نقصان دے کر جلے جائیں پھر اس کے بعد ادارے اس کی کھوچ لگا نا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ کون تھا یہ کس نے کیا بھاں کس نے اس کی مدد کی کس نے تھہرا یا اس کو کس نے اس کے ساتھ تعاون کیا بھاں لانے کیلئے بھاں بارو دیکھانے کیلئے یا اس آدمی کو یا علم دینے کے لیے یا انفارمیشن دینے کیلئے وہ پھر اپنا کھوچ جاری رکھتا ہے اور سلسہ شروع کرتا ہے۔ لازمی ہے جو ہمارے ادارے یا فورسز ہے وہ انسان ہے۔ اور انسان 100% غیب کا علم نہیں جانتا ہے۔ یہ طے ہیں اور اس کے کھوچ اور اس کے کام میں بہت سے

بے قصور اور بیگناہ لوگ زد میں آ جاتے ہیں۔ اور آج کے اس موضوع کا مقصد بھی یہی ہے۔ پشتو نوں کے ساتھ چاہے بلوچوں کے ساتھ، چاہے جو بھی مختلف ہمارے صوبے میں زبانیں تو میں ہیں۔ تو اس سلسلے میں وہ ان کے زد میں آ جاتے ہیں۔ بوجستان سے مختلف بلوچ پشتوں سندھ میں پنجاب میں خیر پختونخوا میں اپنے روزگار اپنے گز رہسرا کسی ملازمت یا کسی بھی سلسلے سے جاتے ہیں۔ تجارت کرتے ہیں بڑنس کرتے ہیں۔ کاروبار کرتے ہیں۔ وہاں رہتے ہیں یا جو ہمارے زمیندار ہے وہ اپنے زمینداری کے حوالے سے جاتے ہیں فیصل آباد جاتے ہیں گوجرانوالہ جاتے ہیں۔ یا کراچی میں باقی علاقوں میں کاروبار مختلف علاقوں میں یا ہمارے بلوچستان میں پنجاب سے بہت سے لوگ آ کر کام کرتے ہیں۔ بڑنس کرتے ہیں ملازمت کرتے ہیں۔ تو کچھ لوکیں لوگ بھی ہوتے کچھ آئیوں لے لوگ ہوتے ہیں۔ جو شک کی بنیاد پر انفارمیشن انگریزوں کی صورت میں ہوتا تو یہ چیز بہت پہلے یہ سلسلہ یہ دشمنگردی یہ عناصر بہت پہلے ختم ہو چکے ہوتے تو سو فیصد انسان کی علم اور طریقہ کار جو آج کل کا ہمارا جدید ہتنا جدید ہو ہم تو ڈعا کرتے ہیں۔ کہ اتنا ہتر ایک تاکہ جلد پہنچ جائے دشمنگردوں تک تو اس دوران بہت سے لوگ بیگناہ بھی زد میں آ جاتے ہیں۔ نادر اکے حوالے سے ہر جگہ پر چاہے چیک پوسٹوں پر ہمارے یہاں سے چین جائے گے، اور الائی سے پنجاب جائے گے یا ذیرہ اسماعیل خان کے راستے سے یا ہمارے بھی کے راستے سے سندھ یا گفتان کا کراچی کا ہمارا روٹ ہے خضداران سب پر سینکڑوں چیک پوسٹوں ہیں۔ پولیس کی لیویز کی ایف سی کی ایف سی کی بہت زیادہ جو ہر جگہ پر رکھتے ہیں۔ شناختی کارڈ کھیتے ہیں پوچھتے ہیں کوشش کرتے ہیں جن پر شک ہو جس شناختی کارڈ پر شک ہوتا ہے۔ اُس کو بینجا لیتے ہیں۔ پھر اسکی معلومات اور سارا انکو اسی اور سلسلہ نادر اسے کر کے شاید اس کے بعد وہ یا کسی اُس پر ضمانت پر یا کسی کے پہنچانے میں یا جانے میں یا ریکارڈ میں ریونیو کے حوالے سے لیکن یہ سارا سلسلہ سارے ملک میں جو ایک دشمنگردی ایک ظلم بربریت مختلف ہاتھوں کے وجہ سے ہیں اُنکو ہم پورا سارے چاروں صوبے اور پورا ملک سارے عوام سارے آجبلی میران ہم سارے اس کی نہ مت کرتے ہیں۔ اور سارے اس ملک کے رہنے والے لوگ ہیں۔ اُس کے ہم سب خلاف ہے۔ ہم اس کو ہم سارے ملک کے لوگ اُس کو نہیں چاہتے ہیں۔ لیکن ہم اتنا ضرور کہتے ہیں۔ یہ ہمارا حق ہے یہ ہمارا فرض بھی اس پورے صوبے کے ہم سارے منتخب نمائندے ہیں اس عوام کے اور اس صوبے کے کسی بھی عوام کی ساتھ کسی بھی شخص کے ساتھ اسٹوڈنٹس کے ساتھ کاروباری کی ساتھ کہیں پر کوئی زیادتی ہو گیا اور ضرور اس کیلئے یہاں بولے گے اگر وہ بے قصور ہو گا اگر وہ بے گناہ ہو گا ان سارے معاملات سے وہ لاعلم ہو گا۔ تو ہم ضرور اس کے بارے میں بات کریں گے اور ہم یہ ان اداروں سے اور سارے جو ہمارے FIA، نادر اب یا فور سز ہے یا سلسلہ ہے۔ ایک عجیب

فلم کا ماجول اس ملک میں تو ہے۔ ایک عجیب فلم کا خوف ایک عجیب فلم کا جو پریشانی ہے۔ پورے ملک کے لوگوں کے لئے وہ موجود ہے۔ ہم رات کو کہیں پر کسی راستے سے جب دور راز جاتے ہیں تو کہیں پر ہم اسی اس میں ہوتے ہیں۔ کہ یہاں سے گولی چلے گی ابھی اس پہاڑ سے کوئی گولی چلا دے گا کوئی RPG یہاں کوئی اچاک بزم دھا کہ ہو جائے گا ہر انسان ہمارے صوبے ہمارے ملک میں رہنے والے تقریباً اس عجیب فلم کے قرب میں بتتا ہے۔ اس پریشانی اور قرب لوگ یہ عوام یہ سارے پہلے بتتا ہے سارے قصور وار نہیں ہیں۔ سارے دہشت گرد نہیں ہیں۔ لیکن یہ جو دہشتگرد نہیں ہے یہ جو بے تصور ہے انکا کیسے مواہ اہ کیا جائے۔ قصور وار اور بے قصور کا اس کے لیے ہمارے اداروں کو ہمارے ذمہ دار لوگوں کو جو اس چیز میں برس پیکار ہے۔ جب وہ بیٹھتے ہیں۔ سر جوڑتے ہیں ایک دوسرے کیسا تھا اپنے سوق اور دماغ اور پلانگ کرنے والے ہمارے یہاں کوئی فورسز کے بڑے اختیار کار وہ دوسرے پہلو پر ضرور اتنا ہی سوچیں کہ ہم دہشتگردوں، چوروں، لیڑوں، ڈاکوؤں، فاتلوں اور اپنے ملک کے دشمنوں کیخلاف جو ایک کارروائی کرتے ہیں۔ آپریشن کرتے ہیں جو بھی نام اُس کو دے دیں ٹھیک ہے۔ اُس میں ہمارے بے قصور جو اس ملک کے ہمارے عوام ہے اُنکو اس کے زد سے کیسے بچایا جائے کہ وہ ایک تو پہلے سے اس عجیب فلم کے خوف اور اُس میں بتتا ہے۔ اور اُنثا رات کو 2 بجے اگر اس کے گھر میں آ جائے فورسز اور اس میں بیوی اور اُس کے بچے اور اس کے عجیب فلم کی نیند سے اٹھا کر کھڑا کر اور اس کو عجیب انداز میں پیش آئے اور کیا رو یہ کیا الفاظ اور کس انداز میں اُن کے ساتھ بچوں کی ساتھ پیش آیا جائے یہ تو واقعی زیادتی ہو گی اس میں کوئی شک نہیں۔ وہ ضرور اُن غلط اور دہشتگردوں کے خلاف کارروائی کریں بلکہ اُن کو کسی صورت نہ چھوڑے یہ اُن کو ذمہ داری ہے لیکن ایک ایسی پالیسی ایک ایسا طریقہ کارضور وہ بنائے NADRA کے حوالے سے بنائے علاقے کے کلیوں کے حوالے سے تھانوں کے حوالے سے جو محمد وادی خضر  
کر کے اُس لوگوں کو ٹکرائیں جو ہاں پر رہتے ہیں جو ان کا دکان ہے جو ہاں پر کاروبار ہے جو سفر کر رہے ہیں یہاں سے سینکڑوں کلو میٹر کراچی جاتا ہے لا ہو جاتا ہے۔ اسلام آباد جاتا ہے یہی عوام ہے یہی سارے لوگ اور یہ ہزاروں لاکھوں کروڑوں لوگ سارے محروم تو نہیں ہیں۔ اُن کے ساتھ ایک رو یہ کے حوالے سے اُن کو پکڑ دھکڑا کسی بھی شخص پا ہے میں ہوں۔ اُبھی ممبر ہوں۔ کبھی کہیں پر رونکتے ہیں تو میں اُن کا اپنا کارڈ فوراً دکھاد دیتا ہوں۔ یہ نہیں سوچتا ہوں کہ ایک سپاہی ہے۔ میں کیسے اس کو اپنا کارڈ دکھادوں کہ میں فلاں ہوں۔ وہ مجھ کو جانتا نہیں وہ میری گاڑی کو نہیں جانتا نہر پلیٹ کو نہیں جانتا اگر وہ نہیں جانتا ہے ضروری نہیں کہ وہ جانیں ضروری نہیں جو ہم سمجھتے ہیں کہ ہر پالیس و الہ فورس کا آدمی اُسی طرح مچھوڑ ہو اُسی طرح سمجھدار ہو اُسی طرح باخلاق ہو

جو ایک گرینڈ 21 یا 22 کا افسر ہے۔ یہ مکن نہیں ہے اور اس کو بھی چاہئے جب دونوں طرف سے ایک سلسلہ ہو گا تب اس میں فرق آئے گا اور اس میں ہم بھر پور انداز میں آسمی کے طرف سے اپنے اختیار کار لوگوں کو ضرور یہ بتائیں گے کہ وہ اس چیز پر ضرور سوچیں۔

میڈم اپیکٹر۔ نواب صاحب Windup کریں۔

وزیر محمد امیں ایڈ جی اے ڈی۔ اُس کے بارے میں، میں چھوٹا سا مثال آپ کو دیتا ہوں کہ بہت پہلے کا ایک واقعہ ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص قabil اُس کی قابل کا گھاس کو ایک گدھا کہا جاتا تھا وہ روز آتا تھا چارہ دیکھتا تھا قabil بھوکا ہے اور وہ گدھا نکل کر جارہا ہے تو اُنے اللہ سے دعا کی کہ یا اللہ کہ اس گدھے کو مارو وہ اس نے میرے قابل کا روزانہ گھاس کھا جاتا ہے تو صحنِ اٹھا قabil مرہا ہوا تو باکل جیران ہو گیا کہ میں نے جو دعا کی تھی کہ یا اللہ جو مجھے نقصان دے رہا ہے اس کو مارو۔ اور وہ قabil مرہا ہوا تو پاس سے ایک نایباً شخص گزر رہا تھا۔ تو اس نے اس شخص کو بلا یا اور اس کو بولا کہ آپ اس کو ہاتھ لگائیں یہ جانور کو آپ جانتے ہیں یہ کیا ہے تو حافظ نے ہاتھ لگایا تو اس نے بولا کہ یہ قabil ہے تو اس نے بولا یا اللہ معدرت چاہتا ہوں یہ اندھا بھی جانتا ہے کہ یہ قabil ہے تو بہر حال جن لوگوں کے خلاف کارروائی کرنا ہے ملک و شہنشاہ عناصر کے خلاف اسی کے خلاف ہو باقی ضرور ایک ایسا طریقہ کار اختیار کرو جس میں ہمارے دوسرا صوبوں میں رہنے والے لوگ یا ہمارے اپنے صوبے کے جہاں بھی کوئی کارروائی ہوتی ہو اس کے لیے ہمارے اختیار کا ضرور اس بات کو مد نظر رکھ کے اس کا خال ضرور رکھ کے اس میں نے قصور بے گناہ اور لا علم لوگوں کو اسی طرح سے پیش آیا جائے جیسے کہ اس آئین میں لکھا ہے جس کے کہ اس ملک میں ایک عام شریف شہری کے حقوق اس کا عزت اور اس کا مقام بنتا ہے ایک بچ کا ایک بوڑھے کا ایک خواتین کا اسی طرح اس سے ہماری فورسز ہمارے جو بھی ادارے ہیں اسی طرح پیش آئے تاکہ اس ملک میں عوام کا ہماری فورسز اور لوگوں کے درمیان محبت پیدا ہوان کے درمیان میں ایک عجیب قسم کی ایک نفرت پیدا نہ ہو کہ یہ دشمنوں تو ہمیں کیوں مار رہے ہیں۔ ایسا نہ ہو بھی ہم اکثر ملکوں میں دیکھتے ہیں۔ کبھی کبھارٹی وی میں یا کسی جیزی میں جب ان کی فوج واپس آ رہی ہوتی ہے۔ یا کوئی معمر کہ کر کے آ رہی ہوتی ہیں۔ تو بنچے عورتیں بوڑھے بازاروں میں لائن سے لاکھوں لوگ کھڑے ہو کر ان کو جہنڈے ہلاکر ان کو محبت کیسا تھا ان کو وہ تھے دیکھا انکا استقبال کرتے ہیں۔ یہ محبت ایک مشکل کا نہیں ہے اس کو کوشش کیا جائے۔ شکریہ میڈم اپیکٹر۔ ولیم برکت صاحب جناب ولیم برکت۔ شکریہ میڈم۔ ساتھیوں نے بہت تفصیل سے اس تحریک اتو اپر بحث کی ہے۔ میں صرف

اس میں یہ گزارش کرو ڈگا کہ اس ملک میں رہنے والے ہر علاقوں کے شہری جو ہیں۔ ان کے حقوق کیساں ہیں۔ اور اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ مظلوم طبقات کے خاص طور پر لوگ ہیں جو معاشرے میں کسی حد تک کم ترقی یافتہ ہے ان کی خدمات زیادہ ہے ان شہروں کو گھسانے میں ان کا کردار ہے انہوں نے محنت مشقت کی اپنا خون بسایا اس میں ڈالا اور پھر یہ شہر یہ بڑی بڑی عمارت جو ہیں ہی تعمیر کی گئی۔ ہمیں کم از کم جب کوئی بھی ایسا اقدام اٹھانا ہوتا ہے تو جو بھی اقتدار میں بیٹھے لوگ ہیں۔ ان کو ان چیزوں کا بھی خیال کرنا چاہیے۔ کہ ہم نے اپنے اور برے کیماں اپنے لوگوں کو پہچان ہم نے کرنا ہے کہ یہ کون لوگ ہیں جن پر ہم یہ کارروائی کر رہے ہیں اور بد قسم سے یہاں تک کہو ڈگا کہ جو ناروا سلوک مذہبی اقليتوں کے ساتھ ہوا ہے وہ سب سے زیادہ پنجاب میں ہوا ہے اگر ہم تاریخ کو اٹھا کر دیکھئے تو وہاں ان کی کالو نیاں کی کالو نیاں جائی گئی ہے زندہ جلایا گیا ہے لوگوں کو لیکن اس کے باوجود کوئی یہ ثابت نہیں کر سکتا ہے کہ وہ اس ملک کے محبت وطن شہری نہیں تھے بلکہ اسی طرح پاہنچے وہ بلوچ ہے پاہنچے وہ پشتون ہے وہ جس جگہ بھی جا کر محنت مزدوری کرتا ہے وہ اس جگہ کا باسی ہے اس جگہ کی معیشت کو بہتر کرتا ہے اس کی اس معاشرے کو بہتر کرنے کیلئے کام کرتا ہے۔ لہذا ان کی خدمات کا صد اس طرح سے نہیں دینا چاہیے کہ کسی کی آڑ میں اس طریقے کی انسانیت سوزھنکات کی جائے اور میں یہاں تک بھی کہو ڈگا کہ جب ہم نے ایک انسانی حقوق کے پارٹر پر دستخط کیے ہیں تو ہم نے ان کا خیال کرنا ہے اور اس میں وہ تمام شہری آتے ہیں جو کمزور طبقات کے ہیں چاہیے بالادست طبقے ہے اور اس میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ کسی بھی ایسے شخص کی حمایت کی جائے جو دشمن ہے اس کے سب مخالفت کرتے ہیں چاہیے وہ ملک کے کسی بھی حصے میں آتا ہے لیکن ان کی پکڑ دھکڑ میں نہیں اور کمزور طبقات پر ظلم کرنا یہ کسی بھی طرح رو انہیں ہے شکر یہ۔

میدم اپنیکر۔ نصر اللہ زیرے صاحب۔

نصر اللہ خان زیرے۔ میدم اپنیکر میں اپنی تقریک آغاز اس اہم تحریک التوپر شتو کے ایک شعر سے کرو ڈگا کہ۔ پی داظلمونہ ستونہ ٹول ہیرہ ہیرہ تی۔ بیا بز ماد خوش طلن قصہ۔ ہمیلہ خوڑہ تی۔ میدم اپنیکر صاحبہ آج کا جو اس اہم تحریک التوپر بحث ہو رہی ہے میں آپ کو میدم اپنیکر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اس دستور کا جس کا اس ملک کا بنیاد اس دستور پر ہے۔ اس دستور کے اگر آپ اس کی تمهید آپ پڑھ لیں اس میں انسانی حقوق جمہوریت آزادی مساوات رواداری اور عدل پر مبنی معاشرے کی تشکیل کی بات کی گئی ہے میدم اپنیکر آگے آپ جائیں گے جس طرح زیارت وال صاحب نے کہا کہ حلقة کے ارٹکل ایک سے لیکر کے بلکہ میں یہ کہو ڈگا کہ بنیادی حقوق اس سے لیکر کے آپ کو فرد کی آزادی نقل و حرکت کی آزادی اور شہریوں کی آزادی سے متعلق کوئی پہلے آرٹکل سے لیکر 8

لیکر 28 تک اس میں بڑے وضاحت کیا تھا لکھا گیا ہے کہ اس ملک کا شہری چاہے جو بھی ہو چاہے مسلمان چاہے غیر مسلم ہو چاہے پتوں ہو چاہے بلوچ ہو چاہے سندھی ہو۔ وہ ملک کے کسی بھی شہر میں زندگی نہ اسلکتا ہے وہ ملک کے کسی بھی شہر میں وہ بہاں کاروبار کر سکتا ہے تعلیم حاصل کر سکتا ہے لیکن آج جو صورت حال ہے وہ ہمارے لیے کم از کم پتوں عوام کیلئے ناقابل برداشت ہے میڈم اپنکر اس خطے میں یہاں اس کوئی شہر میں جہاں ہم بیٹھے ہیں۔ اس سے تھوڑے فاصلے پر کوئی کیفت ہے یہ کیفت یہ اس ملک کا سب سے بڑا کیفت ہے اور یہ کیفت انگریز بنایا تھا میڈم اپنکر اور یہ سرزین ہماری ہے اس سرزین کے مالک ہم ہے یہاں انگریز نے کیفت بنایا اپنے اس فارورڈ پالیسی کے مطابق اس پر عمل کرنے کیلئے یہاں سے لیکر کے سبی میں چھاؤنی بنائی کوئی میں بنائی قائم سیف اللہ رحوب بنو ڈیرہ اسماعیل خان پھر جا کر کے وہ چڑال تک اس تمام خطے میں چھاؤنیاں بنائی لیکن میڈم اپنکر جب انگریز اتی بڑی قوت تھی اس انگریز استعمار کے خلاف یہاں جدو جہد ہوئی اور اس جدو جہد میں سب سے آگے پتوں تھے ابھی پرس علی نے آپ کو کوئی پیش کیا وہ سری افغان انگلووار کی اس میں سولہ ہزار انگریزی فوج انہوں نے شکست کھائی ایک ڈاکٹر برائیڈن بچامیڈم اپنکر انگریز کے خلاف ہم نے قربانیاں دی انگریز اس خطے سے نکلا اور اس ملک کا وجود ممکن ہوا۔ ہم نے اس ملک میں جمورویت کیلئے خان عبدالصمد خان اچانکی شہید نے اپنے ۲۰ ہی عمر اس نے جیل میں گزاری بے تیس سال اس نے جیل میں گزاری بے جزل ایوب خان کے جیل میں جزل تھی خان اس کے بعد ان کی شہادت ہوئی جہارے دوست جیل میں گئے آزادی کیلئے شہری آزادی کیلئے لیکن افسوس سے کہنا پڑہ رہا ہے کہ آج جب ملک میں پارلیمنٹ موجود ہے آج جب یہ حکومتیں ہیں جب آج عوام کی حق کی بات ہو رہی ہے تو دوسری جانب میڈم اپنکر اس ملک میں پتوں عوام پر زمین ٹنگ کیا جا رہا ہے میڈم اپنکر آپ یقین کر کے ہزاروں اس دنوں میں گرفتار ہوئے ہیں آج آبیلی میں بھی وہ لوگ بھی موجود ہیں۔ جن کو یہاں کوئی میں سے پتوں آباد سے اٹھایا گیا جن کو سیلہ سے اٹھایا گیا ان کے پاس پاکستان کی شہریت ہے وہ اس ملک کے باسی ہے ان کو اٹھایا گیا ریگنا نوں میں چھوڑا گیا۔ لاہور میں کل اسلام آباد میں ہمارے پارٹی کے یہاں کوئی نہ کے ہمارے کارکن گئے تھے ان کا بیٹا ان کے ساتھ تھا اسٹوڈنٹ تھا ان کو گرفتار کر کے اسلام آباد کے کوہ سار تھانے میں بٹھایا گیا ہم یہاں سے فون کرتے رہیں۔ جو بھی پتوں انہیں نظر آئیں میں چاہے وہ سندھ کے کسی شہر میں مجھے افسوس سے کہنا پڑہ رہا ہے کہ سندھ کی حکومت آپ ٹھہرے میں آپ جائے میڈم اپنکر حیدر آباد میں سکھر میں نواب شاہ میں شکار پور میں جو بھی پتوں انہیں ملے ان کو گرفتار کرو۔ کیوں کیا اس ملک کے ہم ہاسی نہیں ہے کیا ہم اس ملک کے شہری نہیں ہے کیا پتوں کی ایک لاکھ بیچپن ہزار سکواں کلو میٹر

زمین اس ملک کا حصہ نہیں ہے کیا ہم وسائل اس ملک کو نہیں دے رہے ہیں۔ کیا اس ملک کی ستر فیصلہ سے زیادہ کی بجائی پشوتوں عوام کے دریاؤں سے نہیں ہوتی۔ ہمارے پشوتوں کے پانی سے پنجاب آباد ہے ہمارے پانی سے سندھ آباد ہے لیکن اس کے بدلتے ہمیں کہہ رہے ہیں کہ آپ دشمن ہو پہلے بڑگالی خدار تھے ملک کے دشمن تھے پھر بلوچ خدار ٹھیرے اب پشوتوں یہ دشمن ڈھیرے ہیں یہ رویہ صحیح نہیں ہے میڈم اپیکر اس دن بھی زیارت وال صاحب نے کہا کہ لاہور میں ہماری پارٹی کے وہاں لاہور کے پنجاب کے رہنماء نہیں خان ہمند آپ یقین کریں میڈم اپیکر وہ بچا سال سے وہاں رہتے ہیں۔ وہ پنجابی زبان اتنی روانی سے بولتے ہیں لیکن ان کو بھی گرفتار کیا ان کے گھر پر بھی چھاپ پڑا یہ کیسے یہ ملک چلے گا میڈم اپیکر آپ یقین کریں کہ یہ آپ الفاظ یہ دیکھ لیں جو اشتہارات پنجاب حکومت نے یا پولیس نے جاری کیا ہے یہ پڑھنے کے قابل ہے اس میں اتنے توہین کے الفاظ اتنے وہاں جو ہے نا پشوتوں کی تذلیل کی گئی ہے ابھی ڈاکٹر صاحب نے کہا کشمیر جو بھی وہ کہتے ہیں۔ کہ آزاد کشمیر ہے اس کشمیر کو کس نے آزاد کر لیا پشوتوں نے آزاد کر لیا قبائل گئے وہاں لڑے اور لوگوں نے اپنے بیٹوں کا نام کشمیر خان بھی رکھا ہے اس بیچارے کو بھی وہاں نہیں چھوڑا جا رہا ہے جو 48، میں 47ء میں جا کر لڑے یہ طریقہ کار میڈم اپیکر بالکل ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے اور آپ یقین کریں کہ اس سے پشوتوں نو جانوں میں اتنی بے چینی آپ جا کر کے دیکھیں آپ یقین نہیں کر سکتے کہ لاکھوں نو جان اس سے متاثر ہیں اور یہ بہت بڑے خطرناک صورتحال کا پیش خیمہ ہے لاہور اور پنجاب کے حکمران یا ناسوچیں کہ وہ یہ سب کچھ کر رہی ہے یا کر رہے ہیں۔ وہ اس سے کوئی عمل نہیں آیا کیا ایسا رد عمل آیا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکیں گے میڈم اپیکر پشوتوں کے رنجحت سینگھ و الارو یہ ترک کرنا ہو گا آج اکیسویں صدی ہے آج کمپیوٹر کی صدی ہے آج سائنس کی صدی ہے اس صدی میں سب لوگ آگے جا رہے ہیں ہم سب کچھ کر رہے ہیں آج مجھے خوشی ہے کہ آج تمام مجرمان نے بلا امتیاز بولا ہے بلا امتیاز پارٹی کا بولا ہے بغیر اس کے سب جماعتوں نے بولا ہے کہ پشوتوں کے ساتھ وہاں ظلم ہو رہا ہے میڈم اپیکر میں کیا کہوں میں اس دن وزیر داخلہ صاحب کو بھی کہا تھا کہ خدار اس طرح کی آپ پیکنڑوں لوگوں کو میڈم اپیکر نو تکنی سے آگے ریگستانوں میں چھوڑ دیا گیا تھا اور وہ بیچارے تین دن کے بعد اپنے گھروں میں پہنچے اور میرے گھر صبح آئے تھے میں نے انہیں آسمبلی بلا یا تاکہ میں وزیر داخلہ سے ملاووں کہ یہ آپ کی حکومت کا نتیجہ ہے یہ کس طرح ہو سکتا ہے میڈم اپیکر یقیناً اس قرارداد پر اور بھی میرے معزز زمہران بولیں گے میں جس طرح زیارت وال نے کہا کہ دشمن ڈھیری کا گڑوہ ہمیشہ سے ان کے تمام مرکز ڈیڑھ سو مرکز جو ہے صرف لاہور شہر میں ہے مصلحہ تیزیں ہیں۔ اور دکانوں میں انہوں نے باقاعدہ چندے کے لیے باکس رکھے ہیں کہ یہ

تنظیم ہے اس کے لیے آپ چندہ دیدیں ان کے باقاعدہ کیمپس ہیں۔ اور یہ کمپس میں ہزاروں لوگ وہاں تربیت حاصل کرتے ہیں دن رات حاصل کرتے ہے لوگ معلوم ہیں۔ اخبارات میں بیانات آتے ہیں۔ ان کے خلاف کوئی کریک ڈوان نہیں ہوتا ہے جب انہیں گرفتار کیا جاتا ہے تو انہیں ریسٹ ہاؤس میں رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد غریب لوگ پشتون ریزی چلانے والا وہاں ترے پر کام کرنا والا اس کو جا کر جیلوں میں بن کر دو اور پھر ان کے لئے وی چینلو پران کے گرفتاریوں کے پیچھے ہاتھ باندھ کر کے یہ تصاویر دیکھائی جاتی ہے کہ ہم نے دہشتگرد کو کپڑا ہے خدا اہم دہشتگرد کے سب سے زیادہ ہم دہشتگردی کے شکار رہتے ہیں۔ پالیس لاکھ پشتون عوام سو اس سے کچیں لاکھ لوگوں نے بھرت کیا اے ڈی پیز نہیں پندرہ لاکھ ابھی تک فاتا سے ڈیرہ اسماعیل خان بخون میں پڑے ہوئے ہیں لاکھوں لوگ مر گئے دہشتگردی کے ہم شکار رہے لیکن حکمرانوں نے جا کر کے فاتا کو تمام دنیا کے دہشتگردوں کو لایا گیا اور وہاں ان کے مرآنز قائم کیے گئے ہے اور بیچارے ہمارے عوام قبائلی لوگ وہ آکر کے ڈیرہ اسماعیل خان میں پڑے ہوئے ہیں۔ دہشتگردی کے تو ہم شکار رہتے ہیں۔ اور پشتون کبھی بھی اپنے تاریخ میں نہ کبھی دہشتگرد تھے نہ ہے نہ یتنگے ہماری ایسی ایک سوالائز ایسا معاشرہ تھا پشتون عوام کا جس میں کوئی بہت سارے ہمارے علاقوں میں بہت سارے ہندو، بہت سارے سکھ، بہت سارے کرپچن رہتے ہیں۔ سینکڑوں سالوں سے رہتے ہیں اس سے کبھی بھی اس نیباد پر امتیاز یارو نہیں رکھا گیا کہ آپ کامد ہب کیا ہے آپ کس زبان کے بولنے والے ہیں۔ ایسا ہمارا سوسائٹی تھا جو دہشتگردی مسلط کی گئی ہے میڈم اسٹیکر یہ باہر کی ملکوں کی دہشتگردی ہے وہاں سے دہشتگرد لائے گئے اور اس پیچھے خود ہمارے حکمران تھے ابھی سب تسلیم کر رہے ہیں سب مان رہتے ہیں کہ ہم نے سب کچھ کیا ہے جب کیا ہے تو توبہ کرلو اور صحیح سمیت میں چلے جاؤ اور دہشتگردوں کے خلاف کارروائی کرو نہ کہ پشتون عوام کے خلاف معصوم لاچار اور بیگناہ میں میڈم اسٹیکر یہ کہو گا کہ ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مست جاتا ہے خون پھر خون ہے پکے گا تو جم چاہیگا، thank you Madam

-Speaker

میڈم اسٹیکر۔ ok، مورخہ 2 مارچ 2017ء کے اجلاس میں باضابطہ اور کلپ شدہ تحریک التوانیہ 1۔ اور نمبر 3۔ پر آج کے اجلاس میں معزز راکیں کی جانب سے سیر حاصل بجٹ کی گئی بحث کے دوران صوبہ پنجاب اور سندھ پشتونوں اور بلوچ عوام کے ساتھ ناروا کھی سلوک کے بارے میں نشانہ ہی اور انتہائی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔  
جناب منظور احمد خان کا کثر۔ میڈم اسٹیکر! میں بھی اس پر بولنا چاہتا ہوں۔

میڈم اسٹیکر۔ جی، آپ نے نام نہیں بھیجا تھا اس لئے میں نے کہا آپ شاید بولنا نہیں پا جائے سارے ممبر زمام

بھیجے تھے، آپ please بات کریں۔

جناب منظور احمد خان کا کثرت thank you میڈم اپنی تحریک اتوا جو پیش ہوئے زمرک خان نے بھی پیش کی اور ہمارے پارٹی نے بھی پیش کی پھر دونوں تحریک اتوا کو کلپ کر دیا گیا پھر اس کے بعد آج پھر اسے قرارداد کی شکل دیدی گئی میں زیادہ نہیں بولوں گا late بھی ہو چکے ہیں لیکن تمام دوستوں نے اس پر تفصیلیات کی پاکستان پھر وہی بات زیادہ زیکریشن میں لیجاو گا کہ فیڈریشن ہے فیڈریشن کے بعد اکا نیا ہیں اور اسی کا تسلسل ستر سال کا ایسی تک پل رہا ہے پاکستان کیسے بنائیں جو دیں آیا کیا قربانیاں تھیں کیا تھا ہمارے سامنے ہے یہاں پر بوجتان کی بات کروں گا پشتوں، بلوچ صوبے کی ہمارے آ کا برین نے جو قربانیاں دی جیسے دوستوں نے بار بار ذکر کیا کہ خان شہید عبدالصمد خان اچکزئی صاحب بابا میر غوث بخش بزن جو صاحب۔۔۔۔۔ (داخلت)۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میڈم اپنیکر میں ایک گزارش کرو گا پہلے بھی ہم نے یہ point rise کیا تھا کسی اور فاضل دوست نے بھی یہ کہا تھا یہ ایک اس صوبے کا ایک نام ہے جیسے خیبر پختونخوا ہے سندھ ہے پنجاب ہے یہ بوجتان ہے kindly میری دست بستہ گزارش ہے ساتھیوں سے اس میں پشتوں کی رہتے ہیں۔ بلوچ بھی رہتے ہیں۔ اس کو kindly کس فرم پر پہلے آپ سے پہلے جا کر کے کہ اس کا ایک نام ہے اس کو اس نام سے پکارا جائے تو میں منگور ہوں۔

میڈم اپنیکر۔ اس میں اسی نام سے پکارا جا رہا ہے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ تو یہ بار بار پشتوں، بلوچ صوبے نہیں یہ غلط ہے۔

میڈم اپنیکر۔ صوبہ بوجتان سے آپ کہنا پا رہے ہیں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ بوجتان کے نام سے اس کو پکارا جائے یہ بوجتان ہے یہ گلدستہ ہے اس میں جو بھی آباد ہے۔

جناب منظور احمد خان کا کثرت۔ چلیں اگر سردار صاحب اسی میں خوش ہے یہ آپ کو مبارک ہو میں نے اس پر کوئی ایسی بات نہیں کی بوجتان کے نام سے بھی ہے اب جب ذرا جاؤ گے۔ اب جب یہاں ہم بات کر رہے کہ پشتوں ہم اس کے ساتھ بلوچوں کی بات بھی کر رہے ہیں۔ اگر بلوچوں کی بات ہوتی ہے تو بلوچ، پشتوں کی بات بھی کرتے ہیں۔ اگر اس بات کے آنے سے سردار صاحب کو تکلیف ہوئی ہے تو میں معافی چاہتا ہوں۔ (شور، شور)۔

میڈم اپنیکر۔ آپ کی بات آئیگی آپ point آگیا سردار صاحب آگیا، جی آپ کا point آگیا ہے،

سردار صاحب آگیا ہے جی آپ کا point آگیا ہے۔۔۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ اس کا نام ہے نام سے پکارا جائے میں نے کہی یہ بات نہیں کی کہ یہاں پر پشتوں یا بلوچ یا پنجابی یا سندھی یا سرائیکی ہم سب ایک مگدست ہے تو kindly اس پر ذرا آپ کی توجہ میں مبذول کراہو گا کہ اس کا مخصوص نام ہے نام سے پکارا جایا باقی مجھ کوئی اعتراض نہیں ہے۔  
میڈم اپیکر۔ ٹھیک ہے جی۔

وزیر مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات۔ سردار صاحب نے اس پر بات کی ہے بڑے آدب کے ساتھ ہم یہ بات کریں گے کہ چالیس سال کے جدو جبد کے بعد ہم اس نئی پر پہنچ ہیں۔ کہ پشتوں اور بلوچ آپس میں کواليشن گورنمنٹ بنا کی جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ یہ اس جدو جبد کے نتیجے میں بلوچ بھی اس بات پر متفق ہے کہ پشتوں بلوچ صوبہ بے پشتوں بھی اس بات پر متفق ہو گئے ہیں۔ اور ہم آگے گڑھ رہے ہیں۔ اس سے ہماری اجنیت ختم ہو گی اس سے ہماری دوریاں ختم ہو گی پشتوں، بلوچ صوبہ بلوچستان اس میں کوئی حرخ نہیں ہے اگر اس پر پابندی ہے۔۔۔

میڈم اپیکر۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب point of order بحث پر بحث نہیں ہونی چاہیے۔

(وزیر مکملہ منصوبہ بندی و ترقیات)۔ تو یہ ہم ایک ہزار سال سے بھی ہم نہیں مانیں گے۔

میڈم اپیکر۔ ان کا point بھی آگیا آپ کا point بھی آگیا، جی کا ڈاکٹر صاحب please سردار صاحب آپ اپنی بات کو جاری رکھیں اور لمبا نہ کریں۔

سردار عبدالرحمن کھیڑان۔ میں بات کو لمبا نہیں کر رہا ہوں میڈم اپیکر یہ ایک اہم ایشو ہے جیسے یہ ایک کرسی کا ایک نام ہے میڈم آپ بیٹھی ہیں آج اس سے پہلے اور لوگ بیٹھے تھے ہم آپ کو میڈم اپیکر کے نام سے آپ کا نام ختم ہو جاتا ہے اسی طریقے سے اس صوبے کا نام بلوچستان اس میں جدو جبد کی جگہ تک ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے ان کے آکابرین نے بھی ہمارے اکابرین نے بھی انگریز کی تحریکی تحریکیں ہم جلالی ہم یہاں سے در پر رہوئے ہمارے ابا واجداء جا کے بیرون ملک وفات پا گئے اس ناپیک میں، میں نہیں جا رہا ہوں اور یہ جو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ بلوچ، پشتوں کی ایک گورنمنٹ بنی ہے یہ بلوچ، پشتوں کی بھی ہم نے یہ کلاسیک بھی ہم نے نہیں کہا اس صوبے میں جب سے یہ صوبے کا درجہ دیا گیا ہے اس میں پنجابی بھی گورنمنٹ میں شامل تھے سندھی بھی شامل تھے بلوچ بھی شامل تھے پنجاب بھی شامل تھے ہم سن آف سول ہیں یہ ہمارا صوبہ ہے یہ سانجا ہے کسی کا الگ کسی کی میراث نہیں ہے ہم نے ایک نام دیا ہے اس کا ایک نام ہے جو جدو جبد کے بعد اس کوون پوتھ ٹوٹا ہے اس کا

ایک نام منظر کیا گیا ہے میری دست بستہ گزارش ہے ساتھیوں سے بھی میں کسی کی دل آزاری نہیں کر رہا ہوں  
منظور بھائی میرے قابل احترام ہے، میں کو اگر اسی کو اس کے مخصوص نام سے پکارا جائے تو وہ اس کا احترام  
ہے۔ thank you very much

میڈم اپیکٹر۔ ٹھیک ہے سردار کھیت ان صاحب آپ کی بات آگئی۔

سردار عبدالرحمن کھیت ان۔ جی thank you very much.

میڈم اپیکٹر۔ جی منظر کا کڑ صاحب! آپ بات کرنا چاہتے ہیں؟ ok ٹھیک ہے میں بھی اس کی طرف  
آرہی ہوں please ابھی دوبارہ پھر کوئی کھڑائیں ہو کیونکہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ مورخہ 02 مارچ  
2017ء کے اجلاس میں باشاطی اور کلب شدہ تھاریک اتو انبر 1 اور انبر 3 پر آج کے اجلاس میں معزز اکیان  
کی جانب سے سیر حاصل بحث کی گئی۔ بحث کے دوران صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں پشتوں اور بلوچ عوام  
کے ساتھ نارواڑ کے گنے سلوک کے بارے میں نشانہ ہی اور انتہائی تشویش کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اس قسم کے  
واقعات کے مدارک کے لئے حکومت اور متعلق اداروں سے نوش لینے پر زور دیا گیا ہے۔ تاکہ صوبہ بلوچستان  
کے عوام میں پائی جانے والی تشویش اور غم و غصہ کا ختم ممکن ہو۔ اور ملک پاکستان کی تمام اکائیوں میں بھائی چارہ  
کی فضاء کو برقرار رکھا جاسکے۔ ایوان میں موجود تمام ارکین اکیان آئیں جا بے اس کا تعلق حکومتی پیغام سے یا حزب  
اختلاف سے ہے، نے تھاریک اتواء میں اٹھائے جانے والے واقعات کے مدارک اور حکومتی توجہ حاصل کرنے  
کی غرض سے یہ رائے دی ہے کہ اس معاملے پر باقاعدہ ایوان کی متفقہ قرارداد پیش اور منظور کی جائے۔ لہذا میں  
روانگ دیتی ہوں کہ محکمین میں سے کوئی ایک مجرک با قاعدہ قرارداد پیش کرے۔

جناب نصراللہ خان زیریں۔ Thank you Madam Speaker Sahiba. مشترکہ  
قرارداد۔ قرارداد یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ  
گزشتہ پندرہ روز سے صوبہ پنجاب کے مختلف شہروں جن میں لاہور، فیصل آباد، منڈی بہاؤ الدین، راولپنڈی،  
گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، شیخوپورہ، ملتان، وہاڑی اور ڈیرہ غازی خان شامل ہیں تیز اسی طرح صوبہ سندھ  
کے مختلف شہروں جن میں کراچی، سکھر، ہیدر آباد، نواب شاہ، لٹھھ، شکار پور اور جیکب آباد شامل ہیں، جہاں  
پشتوں بلوچ بے قصور تاجریوں، طلباء اور محنت کشیوں کے ساتھ ضروری دستاویزات ہونے کے باوجود انہیں بلا وجہ  
گرفتار کر کے تشدید کا نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ جس بے جا میں رکھا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں اب تک ہزوں  
پشتوں اور بلوچوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے جس سے صوبہ کے عوام میں اس نارواں سلوک پر انتہائی تشویش اور غم و غصہ

پایا جاتا ہے لہذا یہ ایوان مطالبه کرتا ہے کہ پنجاب اور سندھ کی حکومتوں اور انتظامیہ پشتوں، بلوچ کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کرو کا جائے۔ تمام گرفتار شدگان کو فی الفور رہا کیا جائے اور آئندہ ایسے غیر آئینی، غیر قانونی اور ناروا اقدامات کا اعادہ نہیں کیا جائے۔

میڈم اپسٹرکر۔ آپ نصر اللہ زیرے صاحب! اس میں یہ بھی ڈالا جائے کہ بے قصور۔  
جناب نصر اللہ خان زیرے۔ جی بے قصور افراد۔

وزیر محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات۔ میڈم اپسٹرکر! request کروں گا کہ یہ چمن اور تو فرم کے راستے کو کھولے جائیں تاکہ یہ تجارت جو روکی ہوئی ہے۔

میڈم اپسٹرکر۔ ڈاکٹر صاحب! قرارداد میں، آپ کے پاس قرارداد ہے وہ آپ لوگ بنارتے ہیں آپ رُکن پوری طرح ایک صحیح قرارداد و بارہ پیش کریں۔ اور اس کی ایک کاپی کیلئے please میکر ٹری صاحب کو بھی دے دیں تاکہ ہم بھی پڑھیں۔

جناب نصر اللہ خان زیرے۔ اور بے قصور۔ اور اسی طرح اس کے آخر میں یہ بھی مطالبه ہے ایوان کا کہ طور فرم اور چمن بارہ روز جو بند میں ان کافوری طور پر کھولا جائے۔

میڈم اپسٹرکر۔ متفقہ قرارداد پیش ہوئی۔ آیا ایوان کی متفقہ قرارداد منظور کی جائے؟۔ متفقہ قرارداد کو ایوان کی اکثریت حاصل ہے۔ لہذا ایوان کی متفقہ قرارداد منظور کی جاتی ہے۔ اب آسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ 07 مارچ 2017ء بوقت شام چار بجے تک کلائی ماتوی کیا جاتا ہے۔

(آسمبلی کا اجلاس بعد از دوپہر 2 بجے 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)۔